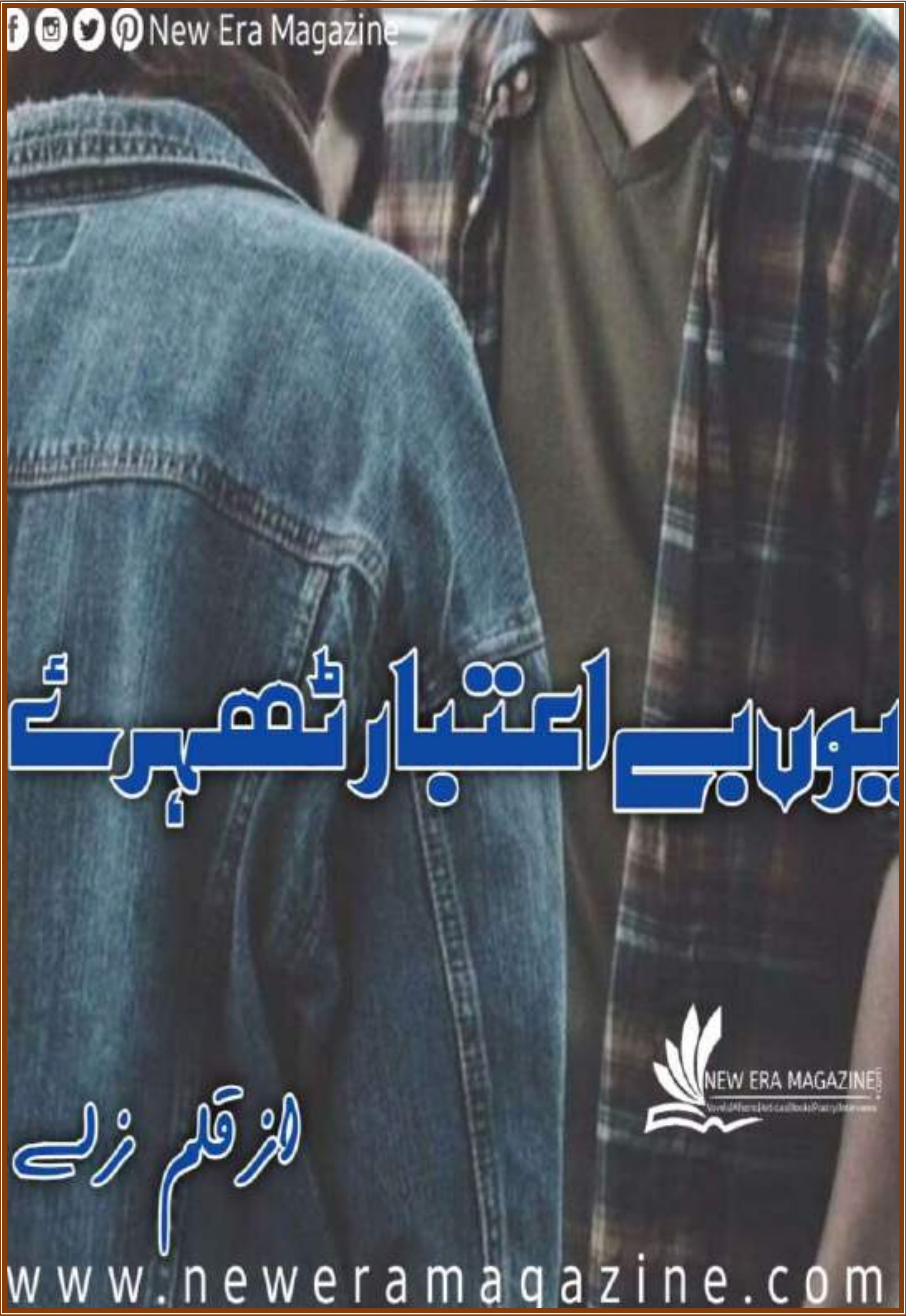
New Era Magazine
یوں بے اعتبار ٹھہرے
NEW ERA MAGAZINE
ازقلم زلے
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(مکمل ناول)

یوں بے اعتبار ٹھہرے

از زلے

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

رات کی اس تاریکی میں بھی یہ عمارت خوب صورتی میں اپنی مثال آپ ہے۔ لیکن اس میں کچھ ایسا ہے جو پہلے نہیں تھا اور وہ ہے ہر طرف پھیلا سناٹا۔

اس وقت حویلی کے سرونٹ کواٹر میں رات کے ڈیڑھ بجے ایک وجود خدا کے حضور سجدہ ریز ہے۔اس کی ہچکیاں پورے کمرے میں گونج رہی ہے۔

پھر بستر پر آکر اس نے آنکھیں موند کر سونے کی کوشش کی لیکن نیند تو جیسے کب کی اس کی آنکھوں سے روٹھ گئی تھی۔

اس کے اندر کا سناٹا ارد گرد موجود سناٹے کو مات دے رہا ہے۔

بابا جان کیا آج وہ آہیں گی۔(رانیہ نے اپنے بابا شمشیر شاہ سے پوچھا)۔

کیا پتا بچے۔

پتا ہے بابا جان میں انھیں بہت مس کر رہی ہوں۔

شمشیر رانیہ کی بات سن کر مسکرا اٹھے۔

وہ آج اک عرصے بعد خود کو آیئنے میں دیکھ رہی تھی۔اپنے عکس کو پہچانے سے قاصر تھی۔

دل چاہتا ہے تمہیں زندہ زمین میں گاڑھ دوں۔

میرے بھروسے کا قتل کیا۔

خدا کرے تم مر جاو۔

دماغ میں چلتے طوفان اور چکراتے سر کے ساتھ وہ زمین بوس ہوئی۔(شاید ہمیشہ کے لیے)۔

گڈ مارننگ سر۔

جواب میں سر کو ہلکی سی جنبش دی گئی۔

سر آج ہمدانی گروپ اف انڈسٹری کے ساتھ نو بجے اپ کی میٹنگ ہے۔

اوکے۔(جواب آیا)۔

موبائل کی بجتی رنگ ٹون کے ساتھ سامنے والے کو جانے کا اشارہ کرتے فون کان سے لگایا۔

السلام علیکم۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وعلیکم السلام۔کیسا ہے میرا بیٹا۔

ماں کی آواز سنتے ہی ہلکی سی مسکان نے چہرے کا احاطہ کیا۔

آئی ام فائن ماما۔اپ کیسی ہیں۔اور سب کیسے ہیں۔

تمہاری آواز سننے کے بعد بلکل فٹ۔باقی سب تمہارے بغیر اداس ہیں۔

کچھ پل کی خاموشی کے بعد فرح بیگم گویا ہوئیں۔

ہشام۔

جی۔فوری جواب آیا

آجاو واپس۔کسی کے کیے کی سزا خود کو اور ہم سب کو کیوں دے رہے ہو۔

خاموشی

ماما ابھی ایک میٹنگ میں جانا ہے پھر بات ہوتی ہے۔ہشام نے آج ایک بار پھر راہ فرار اختیار کی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دوسری طرف فرح بیگم ہمیشہ کی طرح اداس ہو کے رہ گئیں۔

فرح بیگم کے فون رکھتے ہی شمس آفندی ان کے چہرے سے ہی جان گئے۔

اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں۔شمس صاحب بولے۔

اس کے حال پر ہی تو چھوڑا ہوا ہے اتنے سالوں سے۔وہ ابدیدہ ہو گئیں۔یہ سب کچھ

اس منحوس عفاف کی وجہ سے ہوا ہے۔

مت لیں اس کا نام۔ شمس صاحب فورن برہم ہوئے۔

اے۔ سی مینشن میں اس وقت ڈنر ہو رہا ہے۔ مکمل خاموشی میں بھی ایک عجیب سی گفتگو ہو رہی ہے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

احمد چودھری ور عائشہ بیگم کے چار بچے جن میں دو بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔ سب سے بڑی رباب پھر شاذل اس کے بعد بازل ور سب سے اخر میں عفاف۔ رباب اور شاذل دونوں شادی شدہ ہیں۔ بازل احمد صاحب کے ساتھ بزنس سیکھ رہا ہے۔ سب ڈنر کے لیے موجود ہیں سوائے ایک کے۔

عائشہ بیگم کے بھائی شمس افندی جو کے احمد صاحب کے دوست بھی ہیں۔ اسی مینشن کے دوسرے حصّے میں رہتے ہیں۔ ان کے تین بچے احتشام افندی (جو اپنے والد اور خالو کے ساتھ بزنس سمبھالتا ہے) پھر ہشام افندی (جو کافی عرصے سے لندن میں اپنا بزنس

کررہاہے)سب سے چھوٹی رامین افندی (جو کے آج کل ماسٹر ز کے پیپرز دینے کے

بعد فری ہے۔

اے)۔

سی مینشن افندی اور چودھری کو ملا کر نام رکھا گیا۔

اس گھر میں اتنی گہری خاموشی پہلے کبھی نہیں رہی۔ جتنی کے پچھلے چار سالوں سے ہے

۔وہ کہتے ہیں نہ کے وقت کے بدلنے کی دیر ہے۔دل اور حالات خود بخود بدل جاتے ہیں

۔ایک ایسا ہی طوفاں اس گھر میں بھی آیا اور اپنے ساتھ سب بہا کر لے گیا۔

ماضی

اے۔سی مینشن کے ہال میں اس وقت نفسا نفسی کا عالم تھا کیوں کے گھر کا شرارتی ٹولا

لڈو کھیلنے میں مصروف تھا۔

اور آج سنڈے ہونے کی وجہ سے سارے بڑے گھر ہی موجود تھے۔

اس وقت شمس آفندی اور الیاس چودہری ہال میں بیٹھے بچوں کی نوک جوک انجوائے کر رہے تھے۔

چھکا!!!!۔۔۔۔۔۔۔

یہ آیا چارررر۔۔۔

یہ گئی شامو کی گوٹی باہر۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تالیاں۔۔۔۔۔۔۔

ٹیبل کے ارد گرد بیٹھے تین افراد سامنے بیٹھے چوتھے فرد کو ہونکوں کی طرح دیکھ رہے تھے جو اس وقت انہیں کسی افلاطون سے کم نہیں لگ رہی تھی۔

گھنوں میسنوں تم لوگوں کو کیا لگا تھا کے میرے خلاف سازش کر وگے اور میں کان بند کر کے بیٹھی رہوں گی۔

ہاں۔۔۔۔۔۔۔

تینوں نے جھٹ سے ایک دوسرے کو دیکھا جیسے پوچھ رہے ہوں کے اسے کیسے پتا چلا۔ لیکن اب کیا ہو سکتا تھا۔

رامین اور بازل نے خود کو کوسا کے کیوں شامو کا ساتھ دیا۔ لیکن وہی بات کے اب کیا ہو سکتا تھا۔

شرط کے مطابق اگر عفاف نے شامو کی ایک بھی گوٹی ماردی تو شامو (احتشام) عفاف کو گول گپے کھلائے گا اب شامو دل ہی دل میں خود کو صلواتیں سنا رہا تھا کے (کیا ضرورت تھی اتنی ڈینگیں مارنے کی)۔

عفاف اب مزے سے نمکو سے انصاف کر رہی تھی۔

بیچارہ شامو جیب کو دکھ بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ جانتا تھا وہ پیٹو کتنا کھاتی ہے۔

شمس افندی اور احمد چودھری سکول زمانے سے دوست تھے۔یہی دوستی پھر کالج اور یونیورسٹی میں بھی قائم رہی۔پھر دونوں نے بزنس بھی اکٹھا شروع کیا۔

احمد صاحب اپنے ماں باپ کی اکلوتی اولاد تھے جبکہ شمس صاحب کی دو بہنیں (عائشہ اور شائستہ) بھی تھیں۔جہاں تک بات ہے ان کے والدین کی تو شمس صاحب کے والدین ایک کار ایکسیڈینٹ میں وفات پا گئے تھے۔جبکہ احمد صاحب کے والد پانچ سال پہلے اس جہان فانی سے کوچ کر گئے۔جبکہ

ان کی والدہ (خدیجہ بیگم) ابھی حیات ہیں۔اور ان کے ساتھ ہی رہتی ہیں۔

دوستی کو رشتہ داری میں بدلنے کے لیے احمد اور عائشہ کی شادی کر دی گئی پھر سب کو جوڑے رکھنے کے لیے خدیجہ بیگم کے کہنے پر اے۔سی مینشن بنایا گیا

ہشام شام کو جیسے ہی گھر آیا احتشام کو دکھی جبکہ رامین اور اپنے والدین کو ہنسی سے لوٹ

پوٹ ہوتے دیکھا۔ہشام کے پوچھنے پر رامین نے شرط سے لے کر گول گپوں تک کی ساری سٹوری سنا ماری۔ماتھے پر بل پڑے۔

ہشام کے دیکھنے پر شامو اپنے منہ پہ کھینچ کھانچ کر میسکینیت لے آیا ظاہر ہے اب اس آفت سے بدلہ بھی تو لینا تھا۔

مینشن میں سب جانتے تھے کے ہشام کی عفاف سے بلکل نہیں بنتی وجہ عفاف کی حرکتیں اور ہشام کی سنجیدگی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لڑکی ہوش کے ناخن لو۔

کوئی تمیز تم میں ہے یا نہیں۔

جب سے دادی کو عفاف کی حرکت کا پتا چلا تھا ان کا تو غصہ کم ہونے میں ہی نہیں آرہا تھا۔بس جی تب سے محترما کے ستارے گردش میں تھے۔

دادی ایک بات سمجھ نہیں آئی مجھے۔عفاف نے معصومیت کے ریکارڈ توڑتے

ہوئے پوچھا۔

وہ کیا؟ دادی نے مزید خون آشام نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

یہی کے یہ ہوش ہے کون اور میں اس کے ناخن کیوں لوں۔

اسی کے ساتھ دادی نے اپنی چپل اٹھائی اور یہ بنی در گت۔

ہاہاہا۔۔۔اسی کے ساتھ ایک زندگی سے بھرپور قہقہ گونجا۔مانو گھر کے در و دیوار بھی ہنسے ہوں۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لیکن کہتے ہیں وقت کبھی ایک سا نہیں رہتا۔دیکھتے ہیں ان کا وقت کب بدلتا ہے۔

عفاف چونگم چباتے ہوئے سیڑیاں پھلانگ رہی تھی۔کے سامنے سے آتے ہشام سے ٹکرا ی۔عفاف کا تو سامنے والے کو دیکھ کر منہ ہی کھل گیا۔

عفاف نے دل میں دھڑا دھڑ آیت الکرسی کا ورد شروع کر دیا۔کیوں کے اسے پتا تھا کے اب بے عزتی پروگرام شروع ہوگا اور وہ ہی ہوا۔

کب بڑی ہوگی تم؟ یہ حرکتیں کوئی تمہیں سوٹ کرتی ہیں۔سیکھ لو کچھ تمیز۔تقریباً دس منٹ کے طویل سیشن کے بعد جان چھوٹی۔

ہشام کو دل ہی دل میں ڈھیروں سنا کے جب پلٹی تو۔۔

____

وہ جیسے ہی پلٹی سامنے رامین شامو اور باذل کو ہنستے پایا۔

لگتا ہے یہاں کوئی بیعزتی سے فیض یاب ہو رہا تھا۔سب سے پہلے باذل کی زبان پر کھجلی ہوئی۔

شکر ہے ہم لیٹ نہیں ہوئے۔اب کے رامین میدان میں آئی۔

ہائے ے۔۔۔۔۔سچ میں ٹھنڈ پڑ گئی۔شامو کیوں پیچھے رہتا۔اس نے بھی اپنا کوٹا پورا کیا۔

اس سب کے دوران عفاف کا منہ کھلا ہی رہا۔بیچاری کو یہ سب باتیں ہضم نہیں ہو رہیں تھیں۔

لگتا ہے شامو کو اپنی جیب پیاری نہیں ہے۔شامو نے منہ بسورا۔اور (تم mr.falcon چونکہ باز کو انگلش میں falcon کہتے ہیں۔بس اسی وجہ سے عفاف اسے اسی نام سے چڑاتی تھی اور وہ چڑ بھی جاتا.(ابھی بھی یہ ہی ہوا۔بیچارہ سوچ رہا تھا کے اب تو ماما سے ضرور پوچھے گا کے کیا ضرورت تھی یہ نام رکھنے کی کوئی اور رکھ دیتے۔

اور رامین تمہارے لیے یہ ہی کافی ہے۔اور کہتے ساتھ ہی عفاف نے ایک ہلکا سا دھموکا جڑھا۔

سب کے منہ بند کر کے وہ یہ جا وہ جا۔

عائشہ رباب کا فون آیا تھا کیا میری کافی دنوں سے بات نہیں ہوئی۔

فرح بیگم نے پوچھا۔

جی بھابھی آیا تھا سب کو سلام دے رہی تھی۔

اللہ خوش رکھے اسے۔فرح بیگم دل سے خوش ہوئیں۔

رباب اپنے شوہر کے ساتھ لندن میں مقیم تھی۔

پھر دونوں کھانے کا اہتمام کرنے لگیں۔

یہ منظر تھا اسلام آباد میں موجود قائدا عظم یونیورسٹی کے گراؤنڈ کا۔جہاں لڑکے لڑکیوں کا رش لگا ہوا تھا۔

اسی رش میں ولید دورانی کا گروپ بھی تھا۔جو پوری یونیورسٹی میں غنڈا گردی کی وجہ

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سے مشہور تھا۔

ولید ایک بگڑا ہوا لڑکا جس کا کام صرف اپنے باپ کا پیسا برباد کرنا تھا۔ پھر اس نے اپنے جیسوں کے ساتھ مل کر اپنا ایک گروپ بنالیا۔

ولید کا ٹارگٹ سب سے پہلے عفاف تھی۔ اسی لیے اس کا رخ اب سامنے سے اتی عفاف اور رامین کی طرف تھا۔

ہائے بیوٹیفل ولید نے لوفرانا انداز میں کہا۔

ارے رامین یہ آج مجھے غنڈوں کی آوازیں کیوں آرہی ہیں۔

شٹ اپ۔۔۔ میں تم سے اتنے پیار سے بات کر رہا ہوں اور تم اکڑ دیکھا رہی ہو۔ ولید کی انا کو ٹھیس پہنچی۔

اواو آواز آہستہ۔۔۔۔ عفاف بھی جلال میں ائی۔

بات کرنی ہے تم سے۔ولید بولا۔

راستہ ناپو اپنا۔عفاف پھنکاری۔

یہ کہہ کر وہ سائیڈ سے نکلنے لگی کہ عفاف کی کلائی ولید کے ہاتھ میں آگئی۔

عفاف کا تو خون ہی کھول اٹھا اور اس نے آو دیکھا نا تا و اور اپنے ازاد ہاتھ سے ولید کا گال لال کر گیا۔جس سے اس کی ہاتھ پر گرفت ڈھیلی ہو گئی۔

عفاف نے جھٹ اپنا ہاتھ چھڑوایا۔

ولید تو سلگ ہی اٹھا اور تیش میں آ کے بولا۔

تیری اتنی ہمت۔۔۔۔یہ تھپڑ تمہیں بہت مہنگا پڑے گا تمہیں اندازہ بھی نہیں ہے کے تم نے کس پہ ہاتھ اٹھایا ہے تمہیں تو ۔۔۔۔۔۔

بکواس بند۔۔۔۔۔۔۔۔گھٹیا انسان۔۔۔۔۔۔۔

ولید کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی عفاف چلا اٹھی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دفع ہو جاؤ یہاں سے۔آیندہ میرے سامنے آنے کی جرّت مت کرنا۔اور امید ہے یہ تھپڑ تمہیں تمہاری غلطی کا احساس دلاے گا۔اور وہاں سے چلی گئی۔

بے فکر رہو یہ تھپڑ میں کبھی بھی نہیں بھولوں گا۔اب میرے قہر سے بچ کے دیکھاؤ۔

کون جانے یہ طوفان کس کی زندگی کو اندھیروں کی نذر کرنے والا تھا۔

ہشام بھائی آج کل آپ کچھ زیادہ ہی لیٹ نہیں آرہے۔

اس کے لیٹ آنے پہ چوٹ کی گئی۔

میں لیٹ آوں یا جلدی تمہیں کوئی پروبلم نہیں ہونی چاہیے۔تڑخ کے جواب أیا۔

آپ مجھ سے ایسے کیوں بات کرتے ہیں۔گلوگیر لہجے میں پوچھا گیا۔

شکر کرو ایسے بھی بات کرلیتاہوں ورنہ تم تو اس قابل بھی نہیں کہ تم سے بات بھی کی جائے۔

آپ پچھتاہیں گے۔کہا گیا۔

دیکھیں گے۔دوبدو جواب آیا۔

فرح اور عائشہ بیگم دونوں ہشام اور عفاف کی باتیں سن چکیں تھیں۔ دونوں ہی ہشام کے رویے سے پریشان تھیں۔ حلانکہ وہ تو ان دونوں کو لے کے کچھ اور ہی سوچ بیٹھے تھیں۔

دونوں نے الیاس احمد چودھری اور شمس افندی سے بات کرنے کی ٹھانی۔

پانچ فٹ چار انچ قد بڑی بڑی انکھیں چھوٹی سی ناک بھرے بھرے ہونٹ اور بھرے بھرے گالوں کے ساتھ سفید رنگت اور ہمیشہ کی طرح حجاب لیے اس وقت پلین کالے فراک اور چوڑی دار میں ملبوس عفاف خود کو ائینے میں دیکھتی یہ سوچنے میں مصروف تھی کے اس کی شکل میں ایسا بھی کیا ہے کے ہر بار ہی اس اکڑو کو اسے دیکھتے ہی غصہ آجاتا ہے۔ پھر ہر چیز پہ لعنت بھیجتی وہ رامین کے پاس چل دی۔

شمس صاحب کو جب فرح بیگم سے ساری صورتحال کا پتا چلا تو انہوں نے خدیجہ بیگم اور الیاس چودھری کو بلایا۔

سب خیریت ہے اتنا جلدی میں بلایا۔چودھری صاحب اور خدیجہ بیگم (جو سٹک کے سہارے آرہی تھیں) نے آتے ہی پوچھا۔

اماں آپ سے اور الیاس سے اجازت لینی ہے۔شمس بولے۔

کہو شمس۔اماں بولیں۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں ہشام اور عفاف کا نکاح کرنا چاہتا ہوں۔کیا آپ کو کوئی اعتراض۔شمس گویا ہوئے۔

اعتراض تو کوئی نہیں ہے۔لیکن شاید ہشام نا مانے کیوں کے عائشہ مجھے بتا چکی ہیں۔

الیاس بولے۔

اس گدھے کو تو میں دیکھ لوں گا۔دیکھتا ہوں کیسے نہیں مانتا۔بس میں اپنی پری کو کہیں

اور نہیں جانے دوں گا۔ شمس عفاف کو سوچتے ہوئے بولے۔

جانتی ہوں شمس تمہاری عفاف کے لیے محبت کو۔اور اللہ ہشام کو اس آفت کو جھیلنے کی ہمت دے۔امین۔اسی کے ساتھ سب کھلکھلا اٹھے۔

شازل ہشام کی طرح سنجیدہ مزاج تھا۔

جبکہ احتشام اور بازل دونوں بہت شوخ مزاج تھے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شازل کی بیوی فاریہ بھی ایک بااخلاق لڑکی تھی۔

نورین ذرا نوڈل تو بنادیں۔رامین کی طرف سے آرڈر آیا۔

میرے لیے بھی۔عفاف نے وارد ہوئی۔

کچھ وقت سے رامین موبائل پہ بہت بزی رہنے لگی تھی۔سب نے نوٹ تو کیا لیکن

پوچھا نہیں۔

رامین کیا بات ہے بہت بزی رہتی ہو۔کوئی بات ہی نہیں کرتی۔عفاف نے جانچنا چاہا۔

کچھ نہیں کیا بات ہونی ہے۔اب کیا ہر بات تمھیں بتانا ضروری ہے۔

عفاف تو رامین کی باتوں پہ دنگ رہ گئی۔

رامین یہ کیا طریقہ ہے۔کیسے بات کر رہی ہو تم۔فاریہ جو ادھر ہی بیٹھی تھی بول اٹھی۔

سوری بھابھی لیکن مین نے کچھ غلط نہیں کہا۔

رامین تو آج دنگ ہی کیے جا رہی تھی سب کو۔

حال

آج پھر وہ خوبصورت وقت جو اس نے اپنے اپنوں کے ساتھ گزارا۔ہمیشہ کی طرح آج

پھر اسے اداس کر گیا۔

پچھلے چار سالوں سے عفاف چودھری اپنے ہی گھر کے سرونٹ کوارٹر میں رہائش پذیر ہے۔ایک شاندار کمرے سے کوارٹر تک کا سفر بہت اذیت ناک تھا۔

ان چار سالوں میں صبح کالج اور شام کے وقت اکیڈمی میں پڑھانے تک اپنی زندگی کو محدود کرنے والی یہ لڑکی پہلے سے یکسر مختلف ہے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بعض اوقات اپنوں کی بے اعتباری ہی انسان کو پستیوں میں دھکیل دیتی ہے۔

کیوں کیا ایسا۔کاش یہ سب نا ہوا ہوتا تو آج ہماری زندگی کتنی خوبصورت ہوتی۔ہشام آج پھر اسی سے مخاطب ہے۔

ان گزرے چار سالوں میں بہت کچھ بدلہ۔احتشام کی شادی شمس صاحب کی چھوٹی بہن شائستہ کی چھوٹی بیٹی سے کر دی گئی۔اسی کے ساتھ بازل اور رامین کا نکاح بھی کر دیا گیا۔

شائستہ بیگم کی شادی ان کے دور کے رشتہ داروں میں ہوئی تھی۔شائستہ بیگم کی دو بیٹیاں فاریہ (شازل کی بیوی) اور ہادیہ (احتشام کی بیوی) تھیں۔

رباب اپنے شوہر اور دونوں بیٹوں (حیدر اور عبداللہ جو کے جڑواں ہیں) کے ساتھ ان چار سالوں میں تین بار پاکستان آئی۔لیکن عفاف سے ایک بار بھی ملاقات نہ ہوئی۔

ہشام اس عرصے مین ایک بار بھی نا آیا۔سب کے اسرار کرنے باوجود بھی نا آیا۔

شازل اور فاریہ کی ابھی تک کوئی اولاد نہیں۔

\------------------------------

کیا رپورٹ ہے۔کال پہ موجود دوسرے شخص سے پوچھا گیا۔

باس آپ کے کہنے پہ اس پر نظر رکھی ہوئی ہے۔اگلے نے کہا۔

گڈ۔۔میں بتاتا رہوں گا تمہیں کے اگے کیا کرنا ہے۔کہ کے فون بند کر کے ٹیبل پر رکھا۔

جلد ملنے آرہا ہوں تم سے سویٹ ہارٹ۔ارے سرپرائز بھی تو دینا ہے نا۔اسی کہ ساتھ قہقہ بلند ہوا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپ اتنے دنوں بعد مجھ سے ملنے آئی ہیں آپ کو پتا بھی ہے فاف۔(رانیہ نے ناراضگی سے کہا۔جبکہ دور بیٹھے شمشیر صاحب اپنی بیٹی کی اس معصوم ادا پہ مسکرا اٹھے)۔

جانتی ہوں پر میں تھوڑی بزی ہو تھی نا بس اسی لیے نہیں آئی۔نرمی سے کہا گیا۔

رانیہ نے منہ بسورا لیکن بولی کچھ نہیں۔

سوری۔۔۔۔۔رانیہ اپنی فاف کو معاف نہیں کرے گی۔

نوووو۔۔۔۔۔۔نو کو لمبا کیا گیا۔

پھر کیسے ملے گی معافی۔عفاف نے مصنوعی پریشانی سے پوچھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com

آپ کو مجھ سے ایک پرامیس کرنا ہوگا۔کے آپ مجھ سے ہر روز ملنے آہیں گی۔رانیہ نے ڈیمانڈ رکھی۔

ڈن۔۔عفاف نے حامی بھری۔

عفاف کے مانتے ساتھ ہی رانیہ نے عفاف کا گال چوما۔بدلے میں عفاف نے اسے اپنے ساتھ لگا لیا۔

عفاف کی رانیہ سے ملاقات آج سے چھ ماہ پہلے ایک ہسپتال میں ہوئی۔ جہاں رانیہ کا علاج چل رہا تھا۔رانیہ کے دل میں سوراخ تھا۔تب سے عفاف رانیہ سے ملتی تھی۔کچھ وقت بعد اس کی سرجری ہوئی۔اب اس کے مکمل ٹھیک ہونے کے بعد وہ لوگ ایک قریبی پارک میں ملتی ہیں۔البتہ شمس صاحب اس ملاقات کے دوران خاموش ہی رہتے۔

وہ اس وقت ایک میٹنگ اٹینڈ کر کے آرہا تھا کے اس کا موبائل رنگ ہوا۔فون اٹھانے پر بولا گیا۔

ہشام افندی سپیکنگ۔۔

صاحب میں نورین۔آج فون ناکاٹیے گا۔

اگراس۔۔(خود کو کچھ غلط کہنے سے روکا)لڑکی کی طرفداری کرنی ہے تو مجھے کچھ نہیں سننا۔میرا اس سے کوئی تعلق نہیں۔

بہت افسوس ہوا سن کے مجھے صاحب جی۔کہ وہ آپ کے لیے اتنی بے اعتبار تھیں بلکہ ابھی بھی بے اعتبار ہی ہیں۔کیا وہ تعلق اتنا کمزور تھا جو ایک ہی جھٹکے میں ٹوٹ گیا۔خیر آج آخری فون سمجھے گا اسے۔اگر آپ خود ہی نہیں سچ جاننا چاہتے تو ٹھیک ہے۔

ایک آخری بات کہ سنبھل جائیں اس سے پہلے کے آپ کے حصے میں صرف پچھتاوے آجائیں۔

بازل ڈرائنگ روم میں بیٹھا موبائل یوز کر رہا تھا۔کہ کسی نے کافی کا کپ اگے کیا۔

کپ بڑھانے والی رامین تھی۔

تھنکس۔بازل نے کپ پکڑتے ہوئے کہا۔

جواب میں رامین نے سر کو جنبش دی۔

کیا سوچ رہے ہیں۔رامین نے پوچھا۔

سوچ رہا تھا کے جب سے تم مجھے آپ کہنے لگی ہو بہت پیاری لگنے لگی ہو۔بازل نے شرارت سے کہا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں۔۔۔۔تو کیا میں پہلے پیاری نہیں لگتی تھی آپ کو۔رامین کے منہ سے پھسلا۔

ہاہاہا۔۔۔۔ارے نہیں پہلے بھی پیاری لگتی تھی۔لیکن اب ہمارے رشتے کی نوعیت بھی تو بدل گئی ہے نا۔تو اب زیادہ پیاری لگنے لگی ہو۔

آپ سے ایک بات پوچھوں؟رامین نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا۔

جی محترمہ پوچھیے۔باذل نے گویا اجازت دی۔

اگر آپ کو کبھی پتا چلے کے میں نے آپ سے جھوٹ بولا ہے یا کچھ چھپایا ہے تو۔۔۔

رامین نے اپنا سوال ادھورا چھوڑا۔

یہ تو میں خود بھی نہیں جانتا کے میں کیا کروں گا۔بات کی نوعیت اور نقصان پہ ڈپینڈ کرتا ہے۔ویسے کیوں پوچھ رہی ہو۔

باذل کے پوچھنے پر رامین گڑبڑائی۔فوراً خود کو سنبھال کے بولی۔کچھ نہیں بس ویسے ہی۔

رامین کبھی کچھ مت چھپانا مجھ سے۔ کیونکہ کے میں سب کچھ برداشت کر سکتا ہوں۔ لیکن جھوٹ اور دھوکا نہیں۔

اس بات پر رامین کے چہرے پر تاریک سایہ لہرایا۔

شازل پلیز کچھ کریں عفاف کے لیے۔ نہیں تو وہ مر جائے گی۔ میں مزید اسے ایسے نہیں دیکھ سکتی۔ فاریہ نے گویا التجا کی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم فکر نہیں کرو۔ سب ٹھیک ہو جائے گا اِنشاءاللّٰہ۔ شازل نے گویا تسلی دی۔

اِنشاءاللّٰہ۔ فاریہ نے بھی کہا۔

کیاہوااماں ایسے کیوں بیٹھی ہیں؟عائشہ نے خدیجہ بیگم سے پوچھا۔

کچھ نہیں بس دیکھ رہی تھی۔کے ایک وہ کیاچپ ہوئی پوراگھر ہی ویران ہو گیا۔جانتی ہوں وہ بے قصور ہے۔لیکن کون سمجھائے میرے نالائق بچوں کو۔جو اس کا نام تک سننے کو تیار نہیں ہیں۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیاکہہ سکتے ہیں اماں۔جب سے نورین نے بتایاہے کہ کچھ وقت سے اس کی طبیعت خراب ہے۔ایک ماں کی بے بسی تو دیکھیں کے مل بھی نہیں پارہی اپنی بچی سے۔

اللّٰہ کسی کو اس کی ہمت سے زیادہ نہیں ازماتا فکر نہ کرو۔خدیجہ بیگم نے تسلّی دیناچاہی۔
اب عائشہ بیگم مطمئن ہوئیں یا نہیں لیکن چپ ضرور ہو گئیں۔

رامین اپنے کمرے میں جلے پیر کی بلی بنی ہوئی تھی۔وہ بازل کے جواب سے ڈر گئی تھی۔

لیکن اس بوجھ کا کیا کرتی جو پچھلے چار سالوں سے اٹھائے پھر رہی تھی۔وہ بوجھ جو اسے کسی پل چین نہیں لینے دے رہا تھا۔پر خود سے سب بتانے کی ہمت بھی نہیں کر پا رہی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ کہتے ہیں نا کہ انسان اپنی ہی غلطیوں اور گناہوں کا دوسروں کے سامنے اعتراف اس ہمت سے نہیں کر پاتا جس دھڑلے سے غلطیاں اور گناہ کرتا ہے۔

. -------------------------

ہشام نورین کی کال کے بعد بہت الجھا ہوا تھا۔وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ کس پہ یقین کرے۔ان ثبوتوں پہ جو اس نے اپنی آنکھوں سے دیکھے تھے۔یا نورین پہ جو پچھلے چار سالوں میں اسے نا جانے کتنی بار فون کر چکی تھی ہشام ہمیشہ ہی اسے بولنے کا موقع

دیے بغیر ہی کاٹ دیتا آج بھی یہی کرنے والا تھا اگر نورین وہ سب نا بولتی تو شاید آج بھی کال کاٹ ہی دیتا۔

تھک ہار کر اس نے وضو کیا جائے نماز بچھائی اور سجدہ ریز ہو گیا۔

بے شک وہی ذات ہے جو سب کچھ جانتے ہوئے بھی اپنے بندے کو سنتا ہے۔اور جو اس سے مانگتے ہیں انھیں خالی ہاتھ نہیں لوٹاتا۔

الیاس صاحب آفس میں بیٹھے ایک البم کھولے کچھ دیکھ رہے تھے کہ اچانک کسی ورکر نے دروازے پہ نوک کیا۔

الیاس صاحب نے فوراً اپنی انکھوں کے نم ہوئے کونوں کو صاف کیا اور البم کو سنبھال کے ڈرار میں رکھا اور انے والے کی طرف متوجہ ہو گئے۔

آج عفاف کے سر میں پھر سے ٹیسیں اٹھ رہی تھیں۔ کل ڈاکٹر کے پاس جانے کا سوچ کر خود کو رے لیکس کرنے کے لیے انکھیں موند لیں

ہادیہ احتشام کے ساتھ شام کی چائے سے لطف اندوز ہو رہی تھی۔

آپ سے کچھ پوچھ سکتی ہوں؟ ہادیہ نے گویا اجازت چاہی۔

ہوں پوچھو۔ احتشام نے چائے کا سپ لیا۔

کیا میں آپ کو شامی یا شامو بلا لیا کروں۔

احتشام کو اس کی بات سن کے اچھو کا لگا پر بر وقت خود کو کمپوز کر لیا۔

بالکل نہیں۔ صاف جواب آیا۔

کیوں۔پوچھا گیا۔

زیادہ بحث نا کرو میرے ساتھ سمجھی۔احتشام کی بات پر ہادیہ نے منہ بسورا۔

یہ نام صرف ایک کے منہ سے ہی اچھا لگتا تھا۔

رامین کی برداشت جواب دے گئی تھی۔یہ گلٹ اسے اندر ہی اندر ختم کیے جارہا تھا کہ اس کی وجہ سے سب اذیت میں ہیں۔اور سب سے زیادہ عفاف جو ناکردہ گناہوں کی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سزا بگھت رہی ہے۔

اس نے گہری سانس ہوا کے سپرد کی۔اور ہشام کو کال کر دی۔دوسری طرف تیسری بیل پہ فون اٹھالیا گیا۔

السلام علیکم رامین آج مجھ ناچیز کو کیسے یاد کر لیا۔ہشام نے خوشگوار لہجے میں بات کی۔

وعلیکم السلام بھائی آج میں نے اپنے دل کا بوجھ ہلکا کرنے کے لیے کال کی ہے۔اسے میری خود غرضی سمجھیں یا کچھ اور بس اب اور برداشت نہیں ہو پا رہا مجھ سے۔

کیا ہوا رامین ایسے کیوں بول رہی ہو کیا برداشت نہیں ہو رہا۔کسی نے کچھ کہا ہے کیا۔

ہشام تو اس کی باتوں اور پھر رونے پر تو بوکھلا ہی گیا۔

بھائی آج میں اپنے ہر گناہ کا اعتراف کرنا چاہتی ہوں جس کی وجہ سے آج تک ہمارے

گھر میں ہر کوئی اذیت سے دوچار ہے۔سب سے زیادہ تو میں اس کی گناہگار ہوں جس کے ہونٹوں سے مسکراہٹ تک چھین لی میں نے۔

کس کی بات کر رہی ہو۔ہشام مذیر الجھ گیا تھا۔

عفاف۔۔ہچکی۔۔۔بھائی۔مین نے برباد کرڈالا اسے۔۔۔۔ہچکی۔۔۔۔۔۔۔سب کچھ چھین لیا اس سے لیکن دیکھیں آج سب کچھ ہونے کے باوجود۔۔۔۔۔۔ہچکی۔۔۔۔۔۔ بھی بے سکوں ہوں۔

ہشام الجھتا ہی جارہا تھا۔اس کے دماغ میں طوفان اٹھا ہوا تھا۔

مجھے سب کچھ صحیح صحیح بتاؤ بھی۔۔۔۔۔۔ہشام دھاڑا تھا۔

پھر رامین نے بتانا شروع کیا۔

ماضی

الیاس صاحب عفاف سے نکاح کی بات کرنے اس کے کمرے میں گئے۔بےبی پنک رنگ سے مزین یہ کمرہ عفاف چودھری کی ملکیت تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پورے گھر میں سب سے زیادہ بے ترتیب کمرہ عفاف کا ہی ہوتا تھا۔کیونکہ محترمہ کا کہنا تھا کہ بے ترتیبی میں بھی ایک ترتیب ہوتی ہے۔

ارے ابو جان آیے نا۔عفاف نے کہا۔

آج میں اپنی بیٹی سے کچھ مانگنے آیا ہوں۔چودھری صاحب بہت سوچ سوچ کے بول رہے تھے۔

کیا ابو جان۔

بیٹا جی آپ کے شمس ماموں اور ہم سب نے آپ کے لیے ایک فیصلہ لیا ہے۔

کیسا فیصلہ ۔۔عفاف کو سمجھ نہیں آرہا تھا کے کس فیصلے کی بات کر رہے ہیں ابو جان۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بیٹا ہم آپ کا اور ہشام بیٹے کا نکاح کرنا چاہتے ہیں۔

کیااااا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عفاف چیخ ہی پڑی۔

الیاس صاحب تو گھبرا ہی گئے۔

بیٹے آپ کو کوئی اعتراض۔۔۔۔انھوں نے جملہ ادھورا چھوڑ دیا۔

ابو جان مجھے اعتراض نہیں بلکہ اعتراضات ہیں۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles

الیاس صاحب تو پریشان ہی ہو گئے۔

ابو جان۔اعتراض نمبر ایک:۔اتنی سادگی سے میرا پرپوزل لایا گیا۔

نمبر دو:۔مجھے اتنا لیٹ پتا چل رہا ہے۔

نمبر تین:۔ کوئی ڈھول ڈھمکا ہی نہیں۔اور بھی ہیں بتاؤں۔ساتھ میں منہ بھی بسورا گیا۔

الیاس صاحب کا فلک شگاف قہقہ پورے کمرے میں گونجا۔

بیٹا.جی ڈھول تو شادی پہ ہو گا نا۔الیاس بولے۔

نوابو جان۔میں اتنی سپیشل ہوں۔تو میری زندگی میں بھی سب کچھ سپیشل اور ہٹ کے ہونا چاہیے نا۔

تو میری بیٹی راضی ہے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ابو جان جو آپ چاہیں مجھے کوئی اعتراض نہیں۔الیاس پر سکون ہو گئے۔

شمس صاحب نے بھی ہشام کو کسی طرح راضی کر ہی لیا۔

لڑکی شرم کرو۔کوئی لڑکی اپنے باپ سے ایسی باتیں کرتی ہے۔

خدیجہ بیگم اور عائشہ نے اسے ڈانٹا لیکن مجال ہے جو اس پہ کسی بھی ڈانٹ کا اثر ہوا ہو۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

گھر میں تیاریاں عروج پر تھیں۔

جب سے بازل اور احتشام کو پتا چلا تھا۔وہ لوگ تب سے ہی ہشام کی سلامتی کے لیے

دعائیں کر رہے تھے۔

حیرت کی بات تھی عفاف کو بھی کوئی اعتراض نہیں تھا ان کی دعاؤں کا کیونکہ اسکا بھی یہی خیال تھا کہ ہشام کو واقعی دعاؤں کی سخت ضرورت ہے۔

میری گڑیا خوش تو ہے نا۔ شازل نے پیار سے عفاف سے پوچھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جی شاز بھائی۔ بہت خوش۔ میں تو کل کا سوچ سوچ کر خوش ہو رہی ہوں۔ عفاف نے کہا

وہ بھلا کیوں۔ شازل کو اس کی بات سمجھ نہیں آئی۔

ارے کیونکہ کل سے مجھے سپیشل فیل کروایا جائے گا ناہر چیز میں میری مرضی پوچھی جائے گی۔ بس اسی لیے۔

عفاف جو شروع ہوئی تو رکنے کا نام ہی نا لیا۔

اپنی بہن کی باتیں سن کے شازل کا قہقہ پورے کمرے میں گونجا

ہمیشہ یونہی خوش رہو۔

نکاح اسی جمعے کو رکھا گیا۔ صرف دو دن اور کام بے شمار۔

اے۔ سی مینشن میں ہر کوئی ہی خوش تھا۔ سوائے ہشام اور رامین کے۔ ان دونوں کو ہی کوئی فرق نہیں پڑ رہا تھا۔ رامین کے رویے سے سب ہی الجھن کا شکار تھے کہ اسے کیا ہوا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دوسری طرف عفاف تو بہت خوش تھی۔ محترمہ تو ہشام کو تنگ کرنے کے نت نئے طریقے بھی سوچ رہی تھی۔

فرح بیگم ہر چیز عفاف کی مرضی سے خرید رہیں تھیں۔یعنی عفاف کو بھرپور پروٹوکول دیا جارہا تھا۔اسی وجہ سے محترمہ عفاف صاحبہ تو ہواؤں میں اڑ رہیں تھیں۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارے یہ میرے ہونے والے منکوح جی نظر نہیں آرہے۔عفاف نے فاریہ سے پوچھا۔

لڑکی شرم کرلو کچھ۔فاریہ نے شرم دلانی چاہی۔

کوشش کرلیتی ہوں۔لیکن گرنٹی نہیں دے سکتی۔فاریہ نے تو ماتھا ہی پیٹ لیا۔

عفاف لڑکیاں تو اپنے منکوح سے اتنا شرماتی ہیں کہ ان کا نام بھی نہیں لیتیں۔اور تم کیسے دھڑلے سے نام لے رہے ہو۔

پہلی بات بھابھی ابھی نکاح ہوا نہیں ہے۔دوسری بات میں شرمانے کے چکر میں بیڈ کے نیچے نہیں چھپ سکتی۔فاریہ تو ہونک بنی عفاف کو دیکھ رہی تھی۔جو کوئی انوکھی ہی دلہن بننے والی تھی۔

باہر کی طرف جاتے ہشام نے نخرے اٹھواتی عفاف کو دیکھ کے دل میں سوچا۔

کہ یااللہ یہ نمونہ میری ہی قسمت میں آنا تھا۔

بیچارہ افسوس کرنے کے علاوہ اور کر بھی کیا سکتا تھا۔

میں تم محبت کرتا ہوں۔میرے ساتھ بہت خوش رہو گی شادی کرنا چاہتا ہوں۔بتایا گیا۔

میں بھی محبت کرتی ہوں تم سے۔جواب دیا گیا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کچھ دیر کے لیے دونوں طرف خاموشی چھا گئی۔

میں تم سے ملنا چاہتا ہوں۔

میں نہیں آسکتی گھر میں نکاح کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔میں نہیں مل سکتی۔

تمہیں ملنا ہی ہو گا وہ بھی ابھی۔ نہیں تو میں اپنے اپ کو کچھ کر لوں گا۔

پلیز ایسا کچھ مت کرنا میں آتی ہوں۔ رامین میسج پہ بات کرتے ہوئے بولی۔

مقابل کے ہونٹوں پہ شاطرانہ مسکراہٹ نے بسیرا کیا۔ جیسے کوئی شکاری شکار کے جال میں پھنس جانے پر خوش ہوتا ہے بالکل ویسے ہی۔

محترمہ کے تو مزاج ہی نہیں مل رہے۔ بازل نے کہا۔

صحیح کہتا ہے۔ میں نے تو سنا تھا کہ لڑکیاں اپنی شادی کا سن کر ہی اداس ہو جاتیں ہیں۔ لیکن ادھر تو معاملہ ہی سارا الٹ ہے۔ احتشام نے تفصیلی جواب دیا۔

صحیح کہ رہاہے یار۔اب تو دوا کے علاوہ اور کیا بھی کیا جا سکتا ہے۔

اللہ ہشام بھائی کو اس بلا کے سامنے ثابت قدم رکھے۔امین

دونوں نے ہاتھ اٹھا کے اپنے بھائی کے لیے دعا کی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیوں نہیں سمجھ رہے کہ میں یوں روز روز نہیں مل سکتی اگر کسی کو پتا چل گیا تو۔رامین نے گھبراتے ہوئے کہا۔

کیا پتا چل جائے گا رامین۔

عقب سے آواز آئی۔

رامین نے فورا مڑ کے دیکھا تو وہ عفاف تھی۔

تم اتنی نادانی کا مظاہرہ کرو گی میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔

اور تم۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اب کی بار عفاف کا رخ دوسرے انسان کی طرف تھا۔جو کہ کوئی اور نہیں بلکہ ولید درانی تھا۔

عفاف اسے کیسے بھول سکتی تھی کہ یہ تو وہی ہے جس کو عفاف نے تھپڑ مارا تھا۔

\-

جاری ہے۔

یوں بے اعتبار ٹھہرے۔

از قلم زلے۔

قسط نمبر: 9.

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شازل اپنے کمرے میں بیڈ کی بیک سے ٹیک لگا کے نجانے کہاں کھویا ہوا تھا۔

شاز کیا ہوا۔فاریہ نے شازل کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے اسے اپنی طرف متوجہ کیا۔فاریہ عفاف کے کہنے پہ شازل کو شاز کہتی تھی لیکن وہ بھی کبھی کبھار۔

کچھ نہیں بس عفاف کے بارے میں سوچ رہا ہوں۔ کہ میری گڑیا اتنی بڑی بھی ہو گئی کہ پرسو اس کا نکاح بھی ہے۔

فاریہ اس کی بات سن کر مسکرا اٹھی۔

پتا ہے ایک بار میں اس سے ناراض ہو گیا تھا وہ بھی جھوٹ موٹ کا۔ کیونکہ اس نے بریانی کی پلیٹ میرے ہاتھ سے اچک لی تھی۔

میری ناراضگی کے ڈر سے اس نے مجھے منانے کے لیے گانا گایا۔

کونسا گانا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سناتا ہوں۔

وہ پلیٹ لے کے میرے پاس آئی۔اور محترمہ کو پڑ گیا دورہ اور شروع ہو گئی۔

روٹھے ہو تم کو کیسے مناؤں بھیا۔

بولو نا۔۔۔بولو نا۔۔۔

ورنہ میں یہ کھا لوں گی۔

کچھ بھی نا چھوڑوں گی۔

اس کا سپیکر پورے گھر میں گونج رہا تھا۔اس سے اگے شازل کی بس ہو گئی۔

اور اب پورے گھر میں شازل اور ہشام کے قہقے گونج رہے تھے۔

ہشام تھوڑی دیر پہلے ہی آیا تھا۔تو اس نے بھی عفاف کے ڈرامے کو ملاحظہ کرنا شروع کر دیا۔

اس سب کو سن کر اب فاریہ کی بھی ہنسی کمرے میں گونج رہی تھی۔

عفاف تو رامین کو پہلے تو ایک ہوٹل میں اور دوسرا ولید کے ساتھ دیکھ کر دھک سے رہ گئی۔اسے رامین سے ایسی امید نہیں تھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ کافی دنوں سے اس کے رویے کو لے کر تھوڑی الجھی ہوئی تھی۔آج جب رامین کو اجلت میں نکلتے دیکھا تو اس کا پیچھا کرنے لگی۔

پہلے تو اسے لگا کے شاید کوئی فرینڈ ہو گی لیکن ایسی کونسی فرینڈ جو گھر نہیں آسکتی اور اس سے رامین ہوٹل میں ملنے آئی اسی الجھن کو سلجھانے وہ اس کے پیچھے چلی ائی۔۔یہاں آ

کے دیکھا تو سب اس کی سوچ کے الٹ تھا۔

ارے واہ آج یہ میں کہیں خواب تو نہیں دیکھ رہا۔ ولید عفاف کو دیکھ کے خباثت بھرے لہجے میں بولا۔

رامین چلو میرے ساتھ۔ عفاف نے ولید کو اگنور کیا اور رامین کا ہاتھ پکڑ کر اسے ساتھ چلنے کو کہا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رامین کہیں نہیں جائے گی۔ ولید بولا۔

تم اپنا منہ بند ہی رکھو تو بہتر ہو گا تمہارے لیے۔ عفاف نے مضبوط لہجے میں کہا۔

میں اور رامین پسند کرتے ہیں ایک دوسرے کو۔شادی کرنا چاہتے ہیں۔ولید نے اپنا پتا پھینکا۔

ولید کی یہ بات تو عفاف کے سر پر بم کی طرح گری۔

بکواس بند کرو اپنی۔عفاف چلا ہی اٹھی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ بکواس نہیں سچ ہے۔رامین بھی ہمت کر کے بول اٹھی۔

عفاف تو رامین کی بات سن کے شاکڈ ہی ہو گئی۔کہ ولید نے کتنے اچھے سے اس کا برین واش کیا ہے۔اور افسوس کی بات تو یہ کہ رامین ہو بھی گئی۔

میں تمہیں یہ بیوقوفی نہیں کرنے دوں گی۔عفاف نے اپنی گھبراہٹ پر قابو پاتے ہوئے کہا۔

تم ہوتی کون ہو مجھے روکنے والی۔رامین کے سر پر اس وقت محبت کا بھوت سوار تھا۔جس نے اس کی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت ہی ختم کر دی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عفاف اس سے زیادہ برداشت نا کر سکی اور رامین کا ہاتھ چھوڑ کر گھر کے لیے نکل گئی۔لیکن اس کی ٹانگیں اس کا ساتھ دینے سے انکاری تھیں۔بہت ہمت کے بعد وہ گھر پہنچی۔

\-----------------------

آج عفاف اور ہشام کا نکاح تھا۔دونوں ہی بہت پیارے لگ رہے تھے۔

عفاف نے باٹل گرین کلر کا پیروں کو چھوتا فراک زیب تن کیا ہوا تھا جس پر گولڈن کلر کا کام ہویا ہوا تھا۔ساتھ حجاب اور لائٹ میک اپ میں وہ کوئی چلتی پھرتی گڑیا ہی لگ رہی تھی۔

جبکہ دوسری طرف ہشام نے بلیک تھری پیس سوٹ پہنا ہوا تھا۔

عفاف چودھری کب عفاف ہشام افندی بنی پتا ہی نا چلا۔

کل کے واقعے کے بعد عفاف نے پھر سے رامین کو سمجھایا لیکن وہ نا سمجھی۔

اسی لیے دونوں طرف سے ہی خاموشی تھی۔

دیکھتے ہے دیکھتے دو ہفتے گزر گئے اور پتا بھی نا چلا۔اس عرصے میں عفاف کو ساری ینگ پارٹی نے دل کھول کے تنگ کیا لیکن وہ بھا اپنے نام کی ایک تھی پیچھے وہ بھی نہ رہی۔

البتہ رامین سے کم ہی بات ہوتی۔

عفاف کو احتشام کے یاد دلانے پر پتا چلا کہ کل ہشام کا برتھ ڈے ہے اسی وجہ سے عفاف نے فاریہ کی مدد سے ایک ہوٹل میں سرپرائز برتھ ڈے کا مکمل انتظام کروایا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عفاف خود جلدی سے تیار ہو کے ریسٹورنٹ پہنچ چکی تھی۔اس نے میرون کلر کی شارٹ شرٹ ساتھ میں گولڈن کیپری پہنے ساتھ بلیک حجاب میں بہت پیاری لگ رہی تھی۔

ہشام کو ریسٹورنٹ لانے کا کام شازل اور احتشام کا تھا۔فاریہ نے انھیں بھی ساتھ ملالیا

تھا۔

ہشام کے بار بار پوچھنے پہ بھی شازل اسے ریسٹورنٹ سے اندر دھکیل کر واپس چلا گیا۔ ویٹر ہشام کو اندر لے آیا جو عفاف کے کہنے پر ہی ادھر کھڑا تھا۔

ویٹر نے ہشام کو ایک طرف لے کر آیا جو سب سے ہٹ کے جگہ تھی۔ ادھر اندھیرا بھی تھا۔

ہشام ابھی ادھر آ کے کھڑا ہوا ہی تھا کہ ایک دم ساری لائٹس روشن ہوئیں۔ اور ساتھ ہی عفاف دھیمی اواز میں سالگرہ کا گیت گاتے نمودار ہوئی۔

ہشام تو ہک دق عفاف کو دیکھ رہا تھا۔ جواب اپنا ایک گھٹنا زمین پر رکھ اپنا دونوں ہاتھوں میں خوبصورت پھولوں کا بوکے لیے اس کی طرف بڑھا رہی تھی۔

عفاف ہشام افندی اپنے پورے ہوش و حواس میں ہشام افندی کو دل کی گہرائیوں سے سالگرہ کی مبارکباد دیتی ہے۔ ہونٹوں پہ مسکان لیے عفاف نے کہا۔

یہ کیا بیہودگی ہے۔ تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی یہ سب کرنے کی اسی کے ساتھ عفاف کے ہاتھوں سے بوکے لے کر دور پھینکا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عفاف تو پریشان ہی ہو گئی کہ اسے کیا ہوا۔

ہشام کا غصہ یہ سب کرنے کے بعد بھی کم نا ہوا تو عفاف کو بازؤوں سے دبوچ کر دیوار کے ساتھ لگایا۔

سی۔۔۔ عفاف کی تکلیف کے مارے سسکی نکلی۔

مجھے تم جیسی بے باک لڑکی ہر گز نہیں پسند۔وہ تو بابا کے کہنے پہ تم جیسی لڑکی سے نکاح کرناپڑا اور نہ۔۔۔

بسس۔۔۔۔۔۔۔ہشام افندی بس۔۔۔۔عفاف کا ضبط جواب دے گیا اور چلا اٹھی۔ایک اس کی سخت گرفت کی وجہ سے بازوؤں میں ہوتی تکلیف دوسرا اس کے زہریلے الفاظ الگ۔

ہاتھوں سے زیادہ تکلیف تو الفاظ دے گئے۔

اس میں کیا بیہودگی اور بے باکی ہے۔اپنے محرم کو تحفہ دیا ہے کوئی گناہ نہیں کیا اور نا ہی کسی سے چھپایا ہے۔

بیہودگی تب ہوتی اگر میں نے یہ سب ایک نامحرم کے لیے کیا ہوتا۔وہ ہوتی بے باکی۔

ویسے حیرت کی بات ہے نا کہ جب کوئی لڑکی یہی سب کسی نامحرم کے لیے کرتی ہے تو کہتے ہیں کہ واہ کیا کونفیڈنس ہے اور دوسری طرف جب کوئی لڑکی اپنے منکوح کے لیے کرے تو یہ بیہودگی ہوگئی۔

عفاف نے اپنے بہتے انسوؤں کو صاف کیا اور وہاں سے چلی گئی جبکہ ہشام کو شرمندگی کی اتھاہ گہرائیوں میں چھوڑ گئی۔

عفاف کے جانے کے کچھ ہی دیر بعد باقی گھر والے بھی آگئے۔ہشام کو مزید گلٹ فیل ہوا۔وہی لمحہ تھا جب ہشام کے دل میں محبت کی کونپل نکلی تھی۔

فاریہ کہ عفاف کا چلے جانا عجیب تو لگا پر اس نے عفاف کے میسج کا بتایا کہ اس کی طبیعت

خراب ہو گئی تھی۔سب پریشان تو ہوئے لیکن فاریہ نے سمجھا دیا۔

اس دن کے بعد سے عفاف اور ہشام کا سامنا نا ہوا۔ہشام عفاف سے سوری کرنا چاہتا تھا۔کیونکہ اسے بھی احساس ہو گیا تھا کہ اس نے غصے میں اسے کتنا ہرٹ کر دیا تھا۔یہی سوچتے وہ گھر پہنچا تو سامنے ہی وہ پری پیکر نظر آ گئی۔

کیسی ہو۔

جیسی پہلے تھی۔

ہشام کے پوچھنے پہ پہلے تو عفاف کو حیرت ہوئی پھر یاد آنے پہ مصنوعی ناراضگی سے گویا ہوئی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سوری۔ہشام نے کہا۔

وہ کس لیے۔

اس دن کے لیے۔کیا معافی مل سکتی ہے۔

بالکل۔جھٹ جواب دیا گیا۔

وہ کیسے۔

ایک پلیٹ بریانی اور ائسکریم سے۔معصومیت سے بولا گیا۔

ہاہاہا۔۔۔۔اوراس معصومیت پہ ہشام کا قہقہ گونجا۔

ہشام کے ہاتھ تو بریانی اور ائسکریم آرڈر کررہے تھے لیکن ذہن میں بازل کی بات چل رہی تھی۔

ایک دفعہ بازل نے بتایا تھا کہ اسے عفاف میں ایک بات عجیب لگتی ہے کہ وہ کبھی بھی ناراض نہیں ہوتی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہشام کو بھی عجیب لگا کے اس کے اتنے برے رویے کے باوجود بھی اتنی جلدی مان گئی۔

بریانی آنے کے بعد عفاف کی سپیڈ دیکھنے والی تھی۔

ہشام کو وہ اتنی پیاری لگ رہی تھی کہ وہ خود بھی حیران تھا۔

\-

ہشام کی دل کی دنیا کیا بدلی اس کو سب کچھ بدلا بدلا سا لگ رہا تھا۔ایک پل لگا تھا اور سب کچھ بدل گیا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کہتے ہیں انسان کو بدلنے کے لیے کبھی تو ایک لمحہ ہی کافی ہوتا ہے اور کبھی کبھی یہ عرصہ صدیوں پہ محیط ہوتا ہے۔

\-

ہشام اپنا بزنس لندن میں سیٹ کرنا چاہتا تھا۔لیکن گھر میں کسی نے بھی اس کی بات کو اہمیت نا دی۔ہشام کے بہت اسرار پر شمس صاحب مانے لیکن انھوں نے ساتھ ایک

شرط بھی رکھ دی اور وہ شرط عفاف کی رخصتی کروانا تھا۔

تھوڑی کوشش کے بعد آخر کار وہ مان ہی گیا۔

عفاف یہ سب بڑے صبح سے کمرے میں کیا کھچڑی پکا رہے ہیں۔ فاریہ نے پوچھا۔

دادی نے ہنگامی بنیادوں پر اجلاس بلایا ہے۔ عفاف نے اعلان کیا۔

وہ کس خوشی میں۔ پوچھا گیا۔

میری دو دنوں کے اندر ہونے والی رخصتی کی خوشی میں۔ ساتھ ہی عفاف نی ادھے سے زیادہ دوپٹہ مروڑ کے منہ میں ڈال کر شرمانے کی پوری پوری ایکٹنگ کی۔

کیاااااا۔۔۔۔۔۔۔۔فاریہ چیخی۔

بے شرم لڑکی تمہیں کیسے پتااور بتایا بھی نہیں۔فاریہ نے بھڑاس نکالی۔

بھابھی بے شرم تو نا کہیں۔میں جو ابھی اتناسارا شرمائی وہ کیا تھا۔اور مجھے بھی ابھی ابھی پتا چلا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایک دن کی مسلسل بھاگ دوڑ کر کے ساری خواتین نے اپنی تیاریاں مکمل کیں۔فنکشن میں صرف گھر کے لوگ ہی تھے۔ولیمہ کچھ ٹائم بعد بڑے پیمانے پہ کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

اور وہ دن بھی آگیا جب عفاف پہ میک اپ آرٹسٹ اپنے ہنر کا مظاہرہ کر رہی تھی۔

لیکن عفاف کو صبح سے عجیب سی گھبراہٹ ہو رہی تھی۔اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے کچھ برا ہونے والا ہے۔پھر اللہ تعالیٰ سے سب خیر ہونے کی دعا کر کے خود کو پر سکون کرنا چاہا۔

شاید عفاف کا امتحان شروع ہونے والا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عفاف نے ڈیپ ریڈ کلر کا لہنگا جس پر ہیوی گولڈن کام ہو یا ہوا تھا۔وہ دلہن کے روپ میں کسی اپسرا سے کم نہیں لگ رہی تھی۔دوسری طرف ہشام نے تھری پیس سوٹ پہنا ہوا تھا۔

ہشام اپنی دلی رضامندی سے عفاف کی رخصتی کروا رہا تھا۔

عفاف کو چونکہ رخصت ہو کہ اپنے ہی گھر آنا تھا اس لیے سب ہی ٹینشن فری تھے۔

رامین تھوڑی الگ تھلگ سی تھی جیسے اسے اس سب سے کوئی فرق ہی ناپڑ رہا ہو۔

کچھ رسموں کے بعد عفاف کو فاریہ اور ہادیہ دادی کے کہنے پر ہشام کے روم میں چھوڑ آئیں۔

جبکہ ہشام پچھلے ایک گھنٹے سے کہیں گیا ہوا تھا تھوڑی دیر تک آنے کا کہہ کر۔

کافی دنوں سے الیاس چودھری صاحب کو رونگ کالز موصول ہو رہیں تھیں۔ جن میں عفاف کے بارے میں گھٹیا باتیں کی جاتیں۔ کال کرنے والا کہتا کہ عفاف کسی کے ساتھ انوالو ہے۔ اور اس کے پاس ثبوت بھی ہے۔ پر وہ نظر انداز کر دیتے۔

لیکن ان کے صبر کا پیمانہ تو تب لبریز ہوا جب انھیں عفاف کی کسی لڑکے کے ساتھ

تصاویر بھیجی گئی۔ان کا توغصے کے مارے برا حال ہو رہا تھا۔

کیوں کیا ایسا میرے ساتھ گھٹیا لڑکی۔ہشام چلایا۔

یہ دیکھو اپنا اصلی چہرہ ساتھ ہشام نے عفاف کا منہ دبوچا اور اتنی ذور سے دبوچا کہ عفاف کو لگا کہ تکلیف کی شدت سے اس کی جان نکل جائے گی۔اس کے سامنے موبائل کیا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عفاف کا تو موبائل میں موجود تصاویر دیکھ کر دماغ ہی گھوم گیا۔تصویروں میں عفاف کو ولید کے بہت قریب دیکھا یا گیا تھا۔

انکھیں مسلسل برس رہی تھیں۔وہ ابھی اسی شاک سے ہی نا سنبھلی تھی کہ ہشام کا ہاتھ اٹھا تھا۔

چٹاخ۔۔۔۔

کیسا لگا منہ دیکھائی کا تحفہ۔ہشام دھاڑا۔

اس پر تو جیسے کوئی جنون سوار تھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com

ہشام یہ س۔۔۔۔سب۔۔۔جھوٹ ہ۔۔۔۔ہے۔ایسا ک۔۔۔کچھ۔۔۔۔۔ب۔۔بھی

۔۔۔ن۔۔۔۔

عفاف کے بات پوری کرنے سے پہلے ہی ہشام دھاڑا تھا۔اور عفاف تو اس کی دھاڑ پہ

لرز سی گئی تھی۔

دل تو کرتا ہے تمہیں زندہ زمین میں گاڑھ دوں۔

کیا سمجھا تمہیں اور کیا نکلی تم۔چاہنے لگا تھا تمہیں۔لیکن تم میری چاہت کیا نفرت کے لائق بھی نہیں ہو۔ہشام کی انکھیں لہو رنگ ہو رہیں تھیں۔

الفاظ تھے یا کوئی سیسہ۔عفاف نے اپنی انکھیں میچ لی۔ہشام نے زور سے دروازہ بند کیا اور گھر سے ہی چلا گیا۔

عفاف کی تصویریں الیاس اور ہشام کو ہی بھیجی گئیں تھیں۔یہ بات پورے گھر میں سب کو پتا چل گئی۔

ابو جان میرا اعتبار کریں۔آپ کی عفاف ایسا نہیں کر سکتی۔میرا یقین کریں۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

الیاس صاحب خاموش ہی رہے۔پر جب بولے عفاف کی دنیا ہی ہلا گئے۔

کیا اس شخص کو جانتی ہو۔

باب میری بات تو سنیں۔ایسا۔۔۔

جانتی ہو یا نہیں۔ہاں یا نا۔

ہاں۔پر۔

چپ۔میں نے ایسی تو تربیت نہیں کی تھی۔عفاف۔کوشش کرنا آئندہ میرے سامنے نا
آؤ۔آج سے ہمارا تم سے کوئی تعلق نہیں۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|

میرا اعتبار توڑا تم نے۔خدا کرے تم مر جاؤ۔یہ کہنے والی فرح بیگم تھیں۔جبکہ باقی سب تو شاک کی وجہ سے چپ ہی تھے۔کسی کو کچھ سمجھ ہی نہیں آرہا تھا۔

عفاف کی زبان تو جیسے تالو سے چپک چکی تھی۔

عفاف چودھری کا تھپڑ ولید کی انا پہ کاری ضرب لگا گیا تھا۔تبھی سے اس نے عفاف کو برباد کرنے کا عہد کر لیا تھا۔

اس نے اپنے سورسز سے اسکی ساری انفارمیشن نکلوانے پر اسے پتہ چلا کہ وہ گھر بھر کی لاڈلی ہے۔بہت کانفیڈنس اور چنچل لڑکی ہے۔

اسی غرور کے بل بوتے پہ تم اتنا اتراتی ہو نا۔تمہارے اسی غرور کو خاک میں نا ملا یا نا تو

میرا نام بھی ولید نہیں۔

عفاف تک پہنچنے کے لیے اس نے رامین کو ٹریپ کرنے کا سوچا۔ وہ عفاف کو اس کے اپنوں کے ہاتھوں تباہ کرنا چاہتا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ عفاف کو جب اس کے اپنے اذیت دینگے تو وہ مزید تڑپے گی اور وہ اس کی تڑپ دیکھ کے اسے دلی سکون ملے گا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ولید اپنے غرور میں اتنا اندھا ہو گیا تھا کہ اسے صحیح غلط کا فرق ہی یاد نا رہا۔ انسان کا غرور ہی انسان کو ڈبوتا ہے اب دیکھنا یہ ہے کہ ولید کی درازرسی کب کھینچی جاتی ہے۔

\-

ہمارا تم سے کوئی تعلق نہیں آج سے۔ الیاس صاحب کی گرجدار آواز گونجی۔

ابو جان خدا کے لیے ایسا نہ کریں۔میں نے کچھ نہیں کیا۔یہ سب جھوٹ ہے۔عفاف ہاتھ جوڑ کر گڑگڑائی۔

اگر یہ سب جھوٹ ہے تو کرو ثابت۔الیاس بولے۔

ہ۔۔۔ہا۔۔۔ہاں۔رامین ہے گواہ۔وہ جانتی ہے کہ میں بے قصور ہوں۔عفاف کو ایک امید کی کرن نظر آئی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عفاف برستی انکھوں سے اپنے بھاری لہنگے کو سنبھالتی رامین کی طرف بڑھی۔

بتاؤ رامین سب کو کہ یہ تصویریں جھوٹی ہیں۔یہ سب ولید نے مجھ سے بدلہ لینے کے لیے کیا ہے۔

رامین خاموش ہی رہی۔

عفاف کو مزید پریشانی ہوئی۔

رامین بتاؤ ناسب کو کہ میں نے ایسا کچھ بھی نہیں کیا ہے یہ سب جھوٹ ہے۔التجا کی گئی۔

یہ سب سچ ہے۔رامین کی آواز پورے ہال میں گونجی۔اور اسی آواز کے ساتھ سناٹا چھا گیا۔

رامین تم ایسا کیوں کہہ رہی ہو۔عفاف نے پھر سے کوشش کی۔

عفاف باری باری سب کے پاس گئی لیکن شازل اور فاریہ کے علاوہ سب نے ہی منہ موڑ لیا۔

بسس۔۔۔۔۔۔۔۔ بہت ہو گئی تمہاری بکواس۔ شمس صاحب نے پہلی بار اس سب میں بولے۔

شمس۔الیاس تحمل سے پہلے بچی کی بات تو سن لو پہلے۔خدیجہ بیگم نے خاموشی توڑی۔

نہیں اماں۔یہ اس گھر میں تو رہے گی کھائے پیے گی لیکن ہمارا اس سے کوئی تعلق واسطہ نہیں ہو گا۔میں یہی سمجھوں گا کہ میری آمدنی کا کچھ حصہ میری ناپسندیدہ جگہ پہ خرچ ہو رہا ہے۔سب اپنے اپنے کمروں میں جائیں۔

بابا وہ۔۔۔شازل نے بولنا چاہا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں نے کہا نا۔جاؤ سب۔الیاس صاحب نے خاموش کوایا۔

ہال کب کا خالی ہو چکا تھا۔لیکن عفاف اپنی جہاں کھڑی تھی وہیں رہی۔

جانے کتنا وقت گزرا جب عفاف کو اپنے پاس نورین کی آواز آئی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

باجی اٹھیں۔کمرے میں چلیں۔نورین نے عفاف کو کندھوں سے پکڑ کر اٹھایا۔اور عفاف کسی ربوٹ کی طرح چپ چاپ اٹھ کھڑی ہوئی۔

ن۔۔نہ۔۔نہیں کمرے میں نہیں جانا۔نورین کو ہشام کے کمرے میں لے جاتے دیکھ عفاف بولی۔

پھر کہاں جانا ہے باجی۔

کسی سرونٹ کواٹر میں۔بولا گیا۔

جی۔۔۔نورین نے شاک سے کہا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں۔یک لفظی جواب آیا۔

اس دن سے عفاف چودھری نے اپنے اوپر ہر خوشی کو حرام کرکے خود کو سزا سنادی۔

یااللہ یہ میں نے کیا کر دیا۔کسی کی ہنستی بستی زندگی میری وجہ سے برباد ہو گئی۔

اسے ابھی تھوڑی دیر پہلے فرقان نے سچ بتایا تھا۔ثبوت کے طور پر اس نے وہ وائس میسج رامین کو بھیجے جس میں ولید نے واضح لفظوں میں کہا تھا کہ اس نے کس طرح رامین کو ٹریپ کر کے رامین کے موبائل سے عفاف کی تصویریں حاصل کیں۔اور انہی سے عفاف کو سب کی نظروں میں گرا کر اپنا بدلہ لیا۔

ولید کی اپنے ہی گینگ کے ممبر فرقان سے شدید قسم کی لڑائی ہو گئی۔اور فرقان نے غصے میں آ کے رامین کو سارا سچ بتا دیا۔

تب سے رامین افندی کی زندگی میں پچھتاوے کا سفر شروع ہوا۔

حال

رامین کی ہچکیاں بندھ چکی تھیں۔ جبکہ دوسری طرف بیٹھے ہشام افندی کا دل کر رہا تھا کہ خود کو ختم کر ڈالے۔

وہ اتنا سفاک اتنا ظالم کیسے ہو سکتا ہے۔ لیکن اس نے یہ ظلم کیا تھا۔

کسی بھی رشتے کی بنیاد اعتبار ہوتا ہے۔ اور اس نے یہ ہی نا کیا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بھا۔۔ئی۔۔۔ کافی خاموشی کے بعد رامین کی آواز سنائی دی۔

تم نہیں جانتی رامین کہ میں نے کتنا بڑا ظلم کیا اس معصوم پہ۔ دعا کرنا کہ وہ معاف کر دے مجھے۔ ورنہ تم سوچ بھی نہیں سکتی کہ میں تمہارا کیا حشر کروں گا۔

رامین کی ہچکیوں میں تیزی آگئی۔اسی وجہ سے وہ یہ محسوس ہی نا کر پائی۔کہ اس کی ہچکیوں کے ساتھ کسی اور کی بھی سسکیاں شامل ہیں۔اسی بیچ جب وہ پلٹی تو بازل کو دیکھ کے شاک ہی ہو گئی۔

بازل رامین کو گفٹ دینے آیا تھا۔جو اس نے اس کے لیے خریدا تھا۔وہ اسے کال پہ مصروف دیکھ کے وہیں رک گیا۔پھر جیسے جیسے وہ سنتا گیا اس کا دماغ ماؤف ہوتا گیا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رامین کے دیکھنے پر بھی بازل نے کوئی حرکت نا کی۔اور جیسے آیا تھا ویسے ہی واپس لوٹ گیا۔

رامین وہیں زمین پر گر کر دھاڑے مار مار کے رونے لگ گئی۔

عفاف کی نظروں سے ایک غزل گزری۔جو اسے نا جانے کیوں بہت اچھی لگی۔اس

نے غزل کے سارے اشعار دہرائے۔

اسے خبر تھی کہ جانا پڑے گا جاں سے مجھے
تبھی نکال دیا اپنی داستاں سے مجھے۔۔۔۔۔

میں پَر نہ ہونے کی تکلیف سے گذرتی ہوں
پکارتا ہے کوئی جب بھی آسماں سے مجھے

مری گواہیاں مجرم کے حق میں جاتی رہیں
اسی لیے تو مکرنا پڑا زباں سے مجھے۔۔۔۔۔۔۔۔

کئی برس ہوئے اس جسم میں سکونت ہے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Poetry|Interviews

بڑی پرانی عقیدت ہے اس مکاں سے مجھے

عجب تضاد بھری تھی ہماری فطرت بھی۔۔۔

ہنسی سے اسکو شغف تھا بہت، فغاں سے مجھے

میں کوئی نقشِ غلط تھی؟ جسے مٹایا گیا

جہاں جہاں تھی ضروری وہاں وہاں سے مجھے

محبتوں پہ حسد حاوی کر لیا اتنا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

فلاں سے اس کو جلن ہے فلاں فلاں سے مجھے

کومل جوئیہ۔۔۔۔

ہشام جب کچھ سنبھلا تو سب سے پہلے اس نے اپنی واپسی کی ٹکٹ بک کروائی۔ پھر اس نے نورین کو فون کر کے اسے سب کچھ بتایا۔اور اپنے رویے کی معافی بھی مانگی۔

میں آرہا ہوں۔ عفاف سب کچھ ٹھیک کرنے۔ میں آرہا ہوں۔ جو جو خراب کیا ہے سب ٹھیک کر دوں گا۔ وہ ایک جزب کی کیفیت میں بول رہا تھا۔

میں پرسو پاکستان آرہا ہوں۔اس کے بارے میں ساری رپورٹ تیار رکھنا۔

اوکے باس۔

جلد ملاقات ہو گی۔

آپ کا دیا تحفہ آج بھی اپنی یادوں میں سنبھال کر رکھا ہے۔عفاف نے اپنے بائیں گال پہ ہاتھ رکھ کے ہشام کو تصور میں مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

اسی کے ساتھ وہ کالج جانے کے لیے تیار ہونے لگی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہشام صبح کے چار بجے پاکستان پہنچا۔گھر کے پرانے ملازم رحمان بابا کو گاڑی لانے اور سب کو بتانے سے منع کیا۔

گاڑی میں مسلسل وہ عفاف کے بارے میں سوچ رہا تھا۔

جانتا ہوں بہت غلط کیا میں نے۔اور میں مانتا بھی ہوں۔

آرہا ہوں سب تھ کرنے۔سب کچھ پہلے جیسا کرنے۔میں آرہا ہوں۔

تقریبا پونے گھنٹے کے بعد وہ اے۔سی مینشن پہنچا۔حویلی میں قدم رکھتے ہی اسے چار سال پہلے کا وہ دن یاد آیا۔جب اسی طرح صوبہ کے چار بجے گھر آکے اپنا کچھ ضروری سامان لے کے وہ چلا گیا۔اورسب کو اپنے جانے کا میسج پی بتایا۔

رحمان بابا نے سارا سامان ہشام کے کمرے میں پہنچادیا تھا۔

کمرے میں قدم رکھتے ہی کیا کچھ نا یاد آیا اسے۔اس کی آنکھیں ضبط کے میرے سرخ ہو رہی تھیں۔

بس تھوڑا سا اور انتظار اور اس کے بعد میں تمہارے سامنے ہونگا۔

آنکھیں بند کر کے خود کو پر سکون کرنے کی کوشش کی لیکن شاید اسے ابھی سکون نہیں ملنا تھا۔

صبح ناشتے کی ٹیبل پہ سب معمول کے مطابق ناشتے میں مصروف تھے۔جب ہشام وہاں نمودار ہوا۔

سب سے پہلے خدیجہ بیگم کی نگاہ اٹھی۔پھر آہستہ آہستہ سب ہی حیرت زدہ رہ گئے۔

اب سب ناشتہ چھوڑے ملنے میں مصروف تھے۔ہشام بھی اتنے عرصے بعد سب سے مل کے بہت خوش ہوا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس کے چہرے کے زاویے توتب بدلے جب رامین اس کے سامنے آئی۔اور اس نے منہ موڑ لیا۔ بازل اور رامین کے علاوہ کسی کا دھیان ہی نہیں گیا۔

بازل کے منہ کے زاویے بھی رامین کو دیکھ کے بدلے تھے پر اس نے خود کو کمپوز کر لیا۔

ایسا کیا دل میں آیا بیٹا کے تم راتوں رات ہی نکل پڑھے۔خدیجہ بیگم نے پوچھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بس یہ سمجھ لیں کہ کچھ ٹھیک کرنا ہے دادو۔

ملنا ملانا ختم ہوا تو ہشام نے سب کو ناشتے کے بعد ہال میں اکٹھا ہونے کو کہا۔سب کے پوچھنے پہ بتایا کہ کوئی ضروری بات کرنی ہے۔

. ------------------------

صبح سے مینشن میں چہل پہل تھی۔ جس کا اندازہ عفاف کو بھی ہوا۔

عفاف کو بھی صبح سے آج عجیب سا احساس ہو رہا تھا۔ جس کو وہ خود سمجھنے سے قاصر تھی۔

ساری سوچوں کو جھٹک کر اس نے اپنا دھیان کالج جانے کی طرف دیا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس وقت ہال میں عدالت لگی ہوئی تھی۔ اور کٹہرے میں رامین افندی تھی۔ جہاں چار سال پہلے عفاف چودھری تھی۔

فرق صرف اتنا تھا کہ رامین کو سننے کے لیے سب تیار تھے لیکن عفاف کو سننے والا کوئی نہیں تھا۔

رامین اپنے انسوؤں سے تر چہرے کے ساتھ اعتراف کر رہی تھی۔ثبوت کے طور پر اس نے فرقان کا بھیجا ہوا وائس میسج سب کو سنوایا۔

سب کے چہرے تر تھے۔رامین کو آج عفاف کی تکلیف کا صحیح معنوں میں اندازہ ہوا تھا۔

رامین کو آج پتا چلا تھا کہ جب اسے قصوروار ہو کے اتنی تکلیف ہو رہی ہے تو عفاف تو بے قصور تھی۔اس نے کیسا محسوس کیا ہو گا۔

عفاف کی کالج میں اچانک طبیعت خراب ہونے کی وجہ سے کالج سے چھٹی لے کے گھر آگئی۔

اپنے لیے جلدی سے رات کا بچا ہوا کھانا گرم کیا۔کھانے کے بعد دوائی لے کر آرام کی

نیت سے لیٹ گئی۔ کب نیند کی وادی میں گئی پتا ہی نا چلا۔

نورین کے اٹھانے پہ اس کی انکھ کھلی۔ وہ خود اپنے سونے پہ حیران ہوئی۔ حیران تو نورین بھی ہوئی۔ کیونکہ وہ جانتی تھی کہ جو لڑکی رات کو بمشکل تھوڑی دیر سوتی ہے وہ آج بے وقت کیسے سو گئی۔

نورین سمجھ گئی تھی۔اس نے دل سے عفاف کی خوشیوں کی دعا کی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عکس کتنے اتر گئے مجھ میں

پھر نہ جانے کدھر گئے مجھ میں

میں نے چاہا تھا زخم بھر جائیں

زخم ہی زخم بھر گئے مجھ میں

میں وہ پل تھا جو کھا گیا صدیاں

سب زمانے گزر گئے مجھ میں

مزید پڑھنے کی اس کی ہمت ہی نہیں ہوئی۔اور اپنی انکھوں کے نم کونوں صاف کیا۔

کھڑکی میں کھڑے ہشام نے اپنے سے عہد کیا کہ وہ سب ٹھیک کرے گا۔عفاف کی اسکی جانب پشت تھی۔سب کچھ پہلے جیسا کر دے گا۔

شاید ہشام اس بات کو فراموش کر بیٹھا تھا کہ گزرا وقت کبھی لوٹ کے نہیں آتا۔لیکن امید پہ دنیا قائم ہے۔

\-------------------------

ہال میں ابھی بھی سب موجود تھے۔ہشام اور بازل چونکہ سب جانتے تھے اس لیے ان کا ردعمل باقی سب سے مختلف تھا۔

ہشام فون سننے باہر چلا گیا۔جب مڑنے لگا تو اسے بہت ہی مدھم آواز سنائی دی۔ جیسے کوئی غزل پڑھ رہا ہے۔ نظر جب کھلی کھڑکی سے اندر گئی۔تو وہ پہچان گیا۔کہ یہ عفاف کی ہی آواز ہے۔لیکن اس کا چہرہ دوسری طرف تھا۔

رامین نے سب کو ریسٹورینٹ والی بات بھی بتادی تھی۔یہ سنتے ہی سب کا ہی حیرت اور شرمندگی سے برا حال تھا۔

پتا نہیں میں کیا کر گزرتی اگر عفاف نا روکتی تو۔پتا ہے اس کا ایک جملہ ابھی بھی دماغ میں گونجتا ہے۔

پتا ہے وہ الفاظ کیا تھے۔عفاف نے کہا تھا کہ پسند کی شادی کرنا ہر لڑکی کا حق ہے لیکن اس کی قیمت باپ کی عزت نا ہو۔کیونکہ ہر شوہر کے لیے اس کی بیوی ملکہ نہیں ہوتی لیکن ہر باپ کے لیے اس کی بیٹی شہزادی ہوتی ہے۔

ان الفاظ نے سب کو ساکت کیا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سب ہی اپنی اپنی جگہ چور سے بن گئے۔

چٹاخ۔

کیسی بہن ہو تم۔فرح بیگم چیخیں۔

تمہارے کیے کی سزا وہ معصوم اپنے اپنوں سے

دوری کی شکل میں پچھلے چار سال سے چپ چاپ برداشت کر رہی ہے۔ساتھ ہی وہ

پھوٹ پھوٹ کر رو دیں۔

میں نے اپنی پری کا اعتبار نا کیا۔کتنا دکھ ہوا ہو گا اسے۔کتنا دکھ دے گئے ہم سب اس

معصوم کو۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مجھے میری بچی کے پاس لے چلو۔اس سے معافی مانگنی ہے اسے سینے سے لگانا ہے۔

عفاف ابھی ابھی دوپہر کا کھانا بنا کے فارغ ہوئی تھی جب دروازے پہ دستک ہوئی۔

دروازہ کھول کے سامنے دیکھا تو عفاف ہل بھی نا پائی۔دروازہ کھلتے ہے الیاس صاحب نے عفاف کو ایسے اپنے ساتھ لگایا جیسے اسے تپتی دھوپ سے بچانا چاہتے ہوں۔الیاس صاحب ہچکیوں سے رو رہے تھے۔

اپنے ابو جان کو معاف کر دو میری بچی۔بہت بڑی بھول کر بیٹھا میں۔ہچکیوں کے درمیان انھوں نے اپنی بات مکمل کی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عفاف کچھ نا بولی۔

الیاس صاحب کے بعد باری باری سب ہی عفاف سے ملے۔پر نا تو عفاف نے کچھ بولا اور نا ہی اسکی انکھیں نم ہوئیں۔وہ بالکل خاموش تھی۔

میں آتی ہوں۔تھوڑی دیر کے بعد وہ اٹھ کر کچن میں چلی گئی۔اس سارے وقت میں یہ

پہلی بات تھی جو اس نے کی تھی۔

الیاس میری بچی کچھ بول کیوں نہیں رہی۔ نا ہی رو رہی ہے۔ خدیجہ بیگم جو کب سے عفاف کو دیکھ رہیں تھیں بول اٹھیں۔

اماں۔ وہ شاک میں ہے ابھی۔

اسی لیے نہیں سمجھ پا رہی کہ کیسے ریکٹ کرے۔ شمس صاحب نے اپنا خیال ظاہر کیا۔ جو کہ سچ بھی تھا

۔ہشام کے علاوہ سب گئے تھے۔ ہشام سب کے سامنے اس کے سامنے نہیں جانا چاہتا تھا اس لیے رک گیا۔

وہ نہیں جانتا تھا کہ عفاف کا کیا ریکشن ہو گا۔

الیاس صاحب کوارٹر کا معائنہ کر رہے تھے۔وہ ایک چھوٹا مگر صاف ستھرا کوارٹر تھا۔الیاس صاحب کی پھر سے انکھیں بھر آئیں۔

اماں دیکھیں۔ایک شاندار کمرے میں رہنے والی میری پرنسز اپنے ہی گھر کے کواٹر میں رہی۔صرف میری وجہ سے۔اگر تب میں تحمل اور عقل سے کام لیتا۔اپنی بیٹی پر اعتبار کرتا تو یہ سب نا ہوتا۔وہ پھر سے آبدیدہ ہو گئے۔

خدیجہ بیگم نے انکے کندھے پہ ہاتھ رکھ کے تسلی دی۔

تبھی عفاف چائے کے ساتھ دیگر لوازمات لے کے آئی۔

فرح عائشہ خدیجہ فاریہ ہادیہ سب ہی حیرت سے عفاف کو مہارت کے ساتھ چیزیں

سر و کرتے دیکھ رہے تھے۔

سب ہی واپس آ گئے تھے۔سب ہی اداس تھے۔

دوسرے دن عفاف روٹین کے مطابق گھر کی پچھلی سائیڈ چہل قدمی کر رہی تھی جب اسے کسی کی نظروں کی تپش محسوس ہوئی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس خیال کے آتے ہی وہ واپسی کے لیے پلٹی کہ اس کے قدم رکے تھے۔آنکھیں اس دشمن جان کو اس رات کے بعد سے آج دیکھ رہی تھی۔

دوسری طرف ہشام کا بھی یہی حال تھا۔کافی دیر تک کوئی بھی اپنی جگہ سے نا ہل سکا۔

کیسی ہو۔

کافی دیر بعد عفاف جب وہاں سے جانے لگی تو ہشام کی آواز نے پھر اسے روکنے پہ مجبور کیا۔

جی ٹھیک ہوں۔خشک لبوں پہ زبان پھیرتے جواب دیا گیا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا بات ہو سکتی ہے۔عفاف جب پھر سے جانے لگی تو ہشام بولا۔

نہیں۔یک لفظی جواب دے کے گویا بات ہی ختم کی گئی۔

کیوں۔پوچھا گیا۔

مجھے کالج جانا ہے۔عفاف کی بات ابھی مکمل بھی نہیں ہوئی جب بازل بھاگتا ہوا آیا۔

بھا۔۔۔بھائی۔۔۔۔وہ۔وہ۔۔

کیا ہوا بازل۔ہشام نے پوچھا۔

عفاف کو پریشانی ہوئی۔

وہ بابا بیہوش ہو گئے۔

کیا۔۔۔عفاف چیخی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسی کے ساتھ عفاف بھاگ کے گئی۔آج اس نے اس دہلیز کو پھلانگا تھا جس کو چار سال پہلے چھوڑا تھا۔

وہ چیختی ہوئی الیاس صاحب کے کمرے میں گئی جہاں اس وقت ڈاکٹر چیک اپ کر رہے تھے۔

کیا ہوا انھیں۔روتی ہوئی عفاف سب کو رلا رہی تھی۔

ایک باپ کے لیے اسکی دیوانی بیٹی اس وقت سب کچھ بھلائے صرف اپنے ابو جان کی صحت کے لیے دعا گو تھی۔

انھوں نے کسی چیز کا سٹریس لیا ہے۔انھیں سٹریس سے دور رکھیں۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بازل ڈاکٹر کو چھوڑنے باہر تک گیا۔

باقی سب بھی باہر چلے گئے۔دونوں باپ بیٹی کو چھوڑ گئے۔

اپنے ابو جان سے اتنی ناراض ہو کے بات بھی نہیں کر رہی۔الیاس بولے۔

عفاف خاموش ہی رہی۔

غصہ کر لو۔ناراض بھی ہو لو لیکن بولو تو سہی۔مجھ سے تمہاری خاموشی برداشت نہیں ہو رہی۔بیٹی میں ہاتھ جوڑتا ہوں تمہارے سامنے۔

یہ۔۔۔یہ کیا کر رہے ہیں آپ۔عفاف نے فوراالیاس صاحب کے ہاتھ پکڑے۔

آپ کو آرام کی ضرورت ہے۔کہا گیا۔

مجھے اپنی بیٹی کی ضرورت ہے۔فورا جواب بھی دیا گیا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں پھر آؤں گی۔عفاف نے بھی کہا۔رووہ ابھی بھی رہی تھی۔

اپنے ابو کو چھوڑ کے نا جاؤ۔الیاس صاحب بے بس ہوئے۔

معاف کر دیانا۔الیاس صاحب نجانے کیا سننا چاہتے تھے۔

میں کون ہوتی ہوں کسی کو معاف کرنے یا نا کرنے والی۔ چلتی ہوں۔اللہ حافظ۔

پھر آؤ گی نا۔

جی۔ کہ کر وہ ان کے کمرے سے باہر نکلی اور چہرہ صاف کیا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایک ہفتہ ہو گیا تھا اسے وہ روزانہ الیاس صاحب سے ملنے جاتی بات وہ ابھی بھی بہت مختصر ہی کرتی تھی۔ باقی سب کے سوالوں کے جواب بھی بس ہوں ہاں میں دیتی۔

اس دوران وہ الیاس صاحب کے لیے کھانا بھی بنا کے لے کر گئی تھی۔ کھانا بہت لزیز تھا۔ سب ہی حیران تھے کہ جو لڑکی اٹھ کے پانی تک نہیں پیتی تھی وہ اتنا اچھا کھانا بنانے لگ گئی۔

اسی دن عفاف کے واپس لوٹنے کے بعد سب ہی اداس ہو گئے کیونکہ اپنوں کی بے اعتباری نے ایک ہنستی مسکراتی لڑکی کی مسکان ہی چھین لی تھی۔وہ لڑکی جس کو بولنا سب کو تنگ کرنا کھانا کھانا بہت پسند تھا۔اب کچھ بھی ویسا نا رہا تھا۔

بازل کے ساتھ ساتھ باقی سب گھر والوں نے رامین سے بات چیت بند کی ہوئی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سارا انتظام ہو چکا ہے۔

یس باس۔تابعداری سے جواب دیا گیا۔

لیکن یہ کام میں خود کروں گا۔

او کے باس۔

مقابل کے چہرے پر مکروہ مسکراہٹ نمودار ہوئی۔

آج اک عرصے بعد وہ خود کو آئینے میں دیکھ رہی تھی۔اپنے ہی عکس کو پہچاننے سے قاصر تھی۔

دل چاہتا ہے تمہیں زندہ زمین میں گاڑھ دوں۔

میرا اعتبار توڑا تم نے۔

خدا کرے تم مر جاؤ۔

انہی باتوں کے طوفان کے بیچ وہ چکراتے سر کے ساتھ زمین بوس ہوئی۔ہشام جو اسی سے ملنے آرہا تھا اسے گرتے دیکھ چکا تھا۔

ہشام نے شازل کو کال کرکے بتادیا تھا۔شازل کو فون پہ پریشانی سے بات کرتے فاریہ نے پوچھا تو اس نے سب بتادیا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تھوڑی دیر میں سب کو پتا چل چکا تھا۔سب ہی ہوسپٹل کے لیے نکل پڑے۔

ڈاکٹر شمشیر عفاف کو سٹریچر پر دیکھ کر پریشانی سے اس کی طرف بڑھے۔

ڈاکٹر جلدی کریں۔یہ اچانک بیہوش ہو گئی ہیں۔

ڈاکٹر کے کہنے عفاف کو فوراایمر جنسی میں لے جایا گیا۔

ایک گھنٹے کے بعد ڈاکٹر باہر آئے۔

ڈاکٹر اب کیسی ہے وہ۔اسے ہوا کیا تھا۔اسے ہوش آگیا۔ہشام نے ڈاکٹر پر سوالوں کی بوچھاڑ کر دی۔

آپ پیشنٹ کے کیا لگتے ہیں۔ڈاکٹر نے پوچھا۔

میں ہسبنڈ ہوں۔اور یہ ہماری فیملی ہے۔ہشام نے کہا۔

اوکے آپ میرے کیبن میں آئیں۔

ہشام کے پیچھے بازل اور شازل بھی بھاگتے ہوئے گئے۔

وہ تینوں اس وقت ڈاکٹر کے کیبن میں موجود تھے۔پریشانی تینوں کے ہی چہروں سے عیاں تھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عفاف نے کبھی اپنی طبیعت خرابی کا بتایا۔ڈاکٹر نے پوچھا۔

نہیں۔اب وہ کیا بتاتے کہ اس نہج تک لانے والے بھی وہی ہیں۔

اوکے۔ تو اب میری بات ذرا تحمل سے سنیے گا۔ مس عفاف کو برین ٹیومر ہے۔ پچھلے چار مہینوں سے یہ میری ریگولر پیشنٹ ہیں۔ مجھے اندازہ تھا کہ انہوں نے کسی کو کچھ نہیں بتایا ہو گا۔

سامنے بیٹھے تینوں نفوس اس وقت اندر ہی اندر ایک جنگ لڑ رہے تھے۔ نجانے کتنی تکلیف ہوئی ہو گی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

انکا ٹیومر ابھی بہت معمولی ہے۔ وہ دماغ کے جس حصے میں ہے وہاں سے آسانی سے سرجری کر کے نکالا جاسکتا ہے۔ میں نے بہت بار انہیں سرجری کا کہا لیکن وہ نہیں مانی۔

کچھ اور باتوں کے بعد وہ سب باہر آ گئے۔

سب کو عفاف کی بیماری کی باری کا علم ہو چکا تھا۔

عفاف ڈسچارج ہو کے گھر آچکی تھی۔

عفاف کو ہشام اپنے روم میں ہی لے آیا تھا۔

عفاف کو ہتھیلی کا چھالا بنالیا گیا۔سب ہی اس کی بہت کئر کر رہے تھے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

خدیجہ بیگم ہر تھوڑی دیر بعد اس پر کچھ پڑ کر پھونکتی۔ کبھی کوئی سوپ لا رہا ہوتا تو کبھی کوئی جوس لاتا۔عفاف کو کوفت ہو رہی تھی۔کیونکہ اسے کوئی ملنے بھی نہیں دے رہا تھا۔

ابھی بھی عفاف اٹھنے لگی تو ہشام نے فوراً اسے تھام لیا۔عفاف جھٹ سے اس سے دور ہوئی۔

عفاف کہاں جارہی ہو۔میں لے چلتا ہوں۔ہشام آگے بڑھا۔

عفاف بنا کوئی جواب دیے کمرے سے باہر نکل گئی۔ہشام بھی اسکے پیچھے لپکا۔

ارے بیٹا تم کہاں جارہی ہو۔کچھ چاہیے تو مجھے بتاؤ۔فرح جو عفاف کو دیکھنے ہی آرہی تھیں عفاف کو باہر آتے دیکھ کر بولیں۔

ارے عفاف کہاں جارہی ہو۔عائشہ بیگم بھی بول اٹھیں۔

اس وقت سب ہی ہال میں موجود تھے۔

کواٹر۔عفاف نے کہا۔

یہ گھر ہے تمہارا عفاف۔ شمس اور الیاس صاحب بولے۔

کونسا گھر۔وہ گھر جہاں سے مجھے بغیر کسی قصور کے سزا سنائی گئی۔وہ گھر جہاں سب نے میری بجائے ایک غیر کا اعتبار کیا۔کیوں۔ں۔ں۔۔۔۔

عفاف بہتے آنسوؤں کے ساتھ چیخی۔

کیوں کیا۔ایسا کیوں۔اس کے سر میں ٹیسیں اٹھ رہیں تھیں۔لیکن اس نے اگنور کر کے اس لاوے کو پھٹنے دیا جو اسے اندر ہی اندر ختم کر رہا تھا۔

سب نے بھی اسے بولنے دیا تا کہ اس کا دل ہلکا ہو جائے۔کیا میں اتنی بے اعتبار تھی ابو جان کے اس گھٹیا انسان پر میرے بیس سال غالب آ گئے۔آپ اسے نہیں لیکن مجھے تو

جانتے تھے ناتو کیوں مجھے یوں بے اعتبار ٹھہرایا۔کیوں۔۔۔۔۔۔درد بڑھتا ہی جارہا تھا۔سب ہی بھاگ کر عفاف کی طرف لپکے۔

کسی نے مجھے غلط ٹھہرایا آپ نے مان لیا۔پھر کسی نے کہا کہ میں بے قصور ہوں۔سب نے وہ بھی مان لیا۔لیکن اس سب میں میں کہاں ہوں۔ہاں۔۔۔۔

عفاف چودھری چپ تھی تو تھی پر جب بولنے پہ آئی تو سب کی ہی بولتی بند کر ڈالی۔

عفاف کا شدت سے رونا سب کو ہی شرمندگی سے دوچار کر گیا۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اتنی آزادی دی۔اچھی تعلیم دلوائی۔اتناپیار دیا تھوڑاسااعتبار بھی کر لیتے۔کیاآپ کو واقعی میں لگا کے میں اتنی گھٹیا حرکت کر سکتی ہوں۔رونے سے گلا بیٹھ گیا تھا۔سر بھی درد کر رہا تھا۔

عفاف اب زمین پہ بیٹھ چکی تھی۔سب ہی اس کے ارد گرد اکٹھے ہو چکے تھے۔کل کو کوئی کہے گا کہ میں نے قتل کیا ہے تو کیا وہ بھی مان لیں گے۔کیا اتنی بے اعتبار ہوں میں۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عفاف اٹھنے لگی تو اس کے سامنے کوئی گھٹنے کے بل ہاتھ جوڑ کے بیٹھا تھا۔

معاف کر دو مجھے عفاف میں بہک گئی تھی۔زارو قطار روتی رامین نے کہا۔

اگر میرے معاف کرنے سے تمہیں سکون ملتا ہے تو میں نے معاف کیا۔ہشام افندی کا

سر جھٹکے سے اٹھا تھا۔

کیا کوئی اتنا اچھا بھی ہو سکتا ہے کیا۔ہشام نے دل میں سوچا۔

وہ اپنے کمرے میں جا رہی تھی جا احتشام نے اسے پکارا۔

کیسی ہو لٹل گرل۔

میں ٹھیک ہوں احتشام بھائی۔

احتشام پہلی بار اس کے منہ سے اپنا پورا نام سن رہا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہونہہ۔۔احتشام نہیں شامو۔

عفاف کچھ کہے بنا ہی اپنے کمرے میں چلی گئی۔کافی دیر رانیہ سے بات کرنے کے بعد سو گئی۔

اگلے دن عفاف کالج جانے کے لیے نکلی سب نے منع بھی کیا لیکن عفاف نے کہا کہ پلیز اسے بیماروں کی طرح ٹریٹ نا کریں۔عفاف سب کے ساتھ نارمل ہی بیہیو کر رہی تھی سوائے ہشام کے۔

باہر نکلی تو ہشام گاڑی کے پاس کھڑا نظر آیا۔

آؤ میں چھوڑ دیتا ہوں۔ہشام اس باہر نکلتا دیکھ فورا سیدھا ہوا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نہیں شکریہ میں چلی جاؤں گی۔عفاف یہ کہہ کر آگے بڑھی۔

کیوں۔ہشام نے جاننا چاہا۔

کیونکہ میں اپنی عادتیں خراب نہیں کرنا چاہتی۔بہت مشکل سے اپنی عادتیں بدل پائی ہوں۔چار سالوں بعد آج اس نے عفاف کو خود کے ساتھ اتنا لمبا جملہ بولتے سنا تھا۔اسے حیرت کے ساتھ خوشی بھی ہوئی۔

لیکن میں تو چاہتا ہوں عفاف کبھی بھی نا بدلے۔جیسی پہلے تھی ابھی بھی ویسی ہی رہے۔

اسی بات کے ساتھ عفاف کے چہرے پہ مسکراہٹ آئی۔جس کو دیکھ کر ہشام ایک پل

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کے لیے چونک اٹھا یہ سوچتے ہوئے کہ اتنی تلخ مسکراہٹ۔

اسی کے ساتھ عفاف کالج کے لیے نکل گئی۔

ہشام دل سے چاہتا تھا کہ وہ مسکرائے۔لیکن وہ سچی مسکان ہو پہلے کی طرح۔

NEW ERA MAGAZINE .com

میں یقین سے کہتا ہو کہ بہت جلد تمہیں تمہارا ٹوٹا ہوا اعتبار واپس ملے گا عفاف۔

الیاس صاحب کی بات مان کر عفاف ڈرائیور کے ساتھ جانے پر مان گئی تھی۔

عفاف کو نکلے ابھی آدھا گھنٹہ ہی ہوا تھا جب ڈرائیور کی کال آنے لگی۔

ہشام نے فوراپک کی۔

جی رحمان بابا خیریت۔ہشام نے پوچھا۔

آگے سے ڈرائیور کی گھبرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

ہشام بیٹا عفاف بٹیا کو بچالیں۔انھیں کسی نے اغواہ کرلیا ہے۔

واٹ۔۔۔۔۔

بیٹا میں نے بہت کوشش کی لیکن میں نہیں بچا پایا۔

تھوڑی ہی دیر میں سب کو پتا چل چکا تھا۔

رحمان بابا کو بھی چوٹیں آئیں تھیں۔انکا ہسپتال میں علاج چل رہا تھا۔

دو گھنٹے سے زائد وقت ہو چکا تھا۔سب سوچ سوچ کر تھک چکے تھے لیکن کوئی سوراخ ہاتھ نہیں لگ رہا تھا۔کیونکہ کسی کی بھی کسی سے کوئی دشمنی نا تھی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کہیں یہ ولید لغاری کا کام تو نہیں۔اچانک رامین کے دماغ میں ایک جھماکا ہوا۔

کیاااا۔۔۔۔۔لیکن اس نے بدلہ لینا تھا لے لیا اب وہ ایسا کیوں کرے گا۔ بازل ناچاہتے ہوئے بھی رامین سے مخاطب ہو بیٹھا۔

بالکل وہ ایسا کیوں کرے گا۔ شمس صاحب بھی بول اٹھے۔

کیونکہ باباوہ ایک نفسیاتی انسان ہے۔اس کو پتا چل گیا ہو گا کہ آپ سب جان گئے ہیں کہ عفاف کا کوئی قصور نا تھا۔ہو سکتا ہے اس نے اپنی انا کو تسکین پہچانے کے لیے یہ سب کیا ہو۔

رامین کی بات میں سب کو ہی دم لگا۔فاریہ رامین اور ہادیہ خدیجہ اور عائشہ بیگم کو سنبھال رہیں تھیں جن کا رو رو کر برا حال تھا۔

اگر تو یہ ولید لغاری کی حرکت ہے تو اسے تو میں زندہ نہیں چھوڑوں گا۔ہشام نے غصے سے مٹھیاں بھینچی۔

عفاف جب ہوش میں آئی تو خود کو کرسی کے ساتھ بندھا پایا۔

کیسی ہو سوئیٹ ہارٹ۔

عفاف کے کانوں سے یہ آواز ٹکرائی۔

NEW ERA MAGAZINE .com

عفاف نے جھٹکے سے سر اٹھایا۔سامنے ہی ولید لغاری پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے چہرے پر مکروہ مسکراہٹ لیے کھڑا تھا۔

تم۔۔۔۔۔عفاف بے یقینی کی کیفیت میں تھی۔

چٹاخ۔۔۔

چٹاخ۔۔۔

اسی کے ساتھ ناجانے کتنے تھپڑ اس معصوم کے چہرے پر برسے۔عفاف کا چہرہ سوج چکا تھا اور ہونٹ بھی پھٹ گیا تھا۔

میں اتنے پیار سے بات کر رہا ہوں اور تم اتنی بدتمیزی سے پیش آ رہی ہو۔یہ اسکی چھوٹی سی سزا ہے۔اب ذرا دھیان رکھنا۔ہمم۔۔۔۔ولید خباثت سے مسکرایا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارے کتنے ظالم ہے نا یہ لوگ کیسے رسیوں میں ان نازک ہاتھوں کو جکڑا ہوا ہے۔یہ کہتے ہی ولید نے ہاتھ کھول دیے۔

اسی ہاتھ سے تم نے مجھے تھپڑ مارا تھا نا۔ہاں۔۔۔ولید نے عفاف کا دایاں ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ میں پکڑ کر اتنی زور سے دبایا کے عفاف کی چیخیں پورے کمرے میں بلند

ہوئیں۔

چھ۔۔۔ چھو۔۔۔ چھوڑو۔۔۔زلیل انسان چھوڑو میرا ہاتھ۔عفاف کا یہ کہنا ہی ولید کو اشتعال دلا گیا۔اور اس نے عفاف کو پیچھے کی طرف اتنی زور سے دھکا دیا کہ عفاف کا سر دیوار کے ساتھ لگا اور وہ درد سے دہری ہوتی زمین پر بیٹھ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی لیکن درد کسی طور کم نا ہو رہا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور چیخو اور چلاؤ تمہارا رونا چلانا مجھے سکون دے رہا ہے۔ تمہیں اسی طرح تڑپانے کے لیے ہی تو چار سال بعد دوبارا کھنچا چلا آیا۔سویٹ ہارٹ۔

رحمان بابا ہوسپٹل سے واپس آچکے تھے۔سب کے پوچھنے پر رحمان بابا نے بتایا کہ کیسے ان کی گاڑی کا پیچھا کیا گیا۔

ایک دم رحمان بابا چونکے۔اور انھوں نے بتایا کہ عفاف بیٹی کو جب وہ شخص گھسیٹ کر گاڑی سے باہر نکال رہا تھا تو عفاف بیٹی نے اسے ولید کہہ کر پکارا تھا۔اس کے بعد انھیں بیہوش کر دیا گیا۔

یہ سن کر جہاں سب کا شک یقین میں بدلا وہیں ہشام کا خون ہی کھول اٹھا۔

ایک ہی گھنٹے میں ہشام شازل بال اور احتشام کی کوششیں رنگ تب لائیں جب وہ ولید کی لوکیشن معلوم کرنے میں کامیاب ہوئے۔

شمس صاحب کے دوست سے ولید کے موبائل نمبر کے ذریعے اس کی لاسٹ لوکیشن سے پتا چلا کہ اس کی آخری لوکیشن اس کے فارم ہاؤس کی شو ہو رہی تھی۔

ہشام احتشام اور شازل فوری طور پر فارم ہاؤس کو نکل گئے تھے۔ جانا تو بازل بھی چاہتا تھا لیکن شازل کے کہنے پر گھر ہی رک گیا۔ کہ ان میں سے کسی کا گھر میں بھی رکنا ضروری ہے۔

سب کے لبوں پہ یہ ہی دعا تھی کہ خدا عفاف کو اپنے حفظ و امان میں رکھے۔ اس سے آگے وہ کچھ بھی سوچنا نہیں چاہتے تھے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تقریباً پونے گھنٹے میں وہ اپنی مطلوبہ جگہ پر پہنچ چکے تھے۔

احتشام کو ہشام نے گاڑی میں ہی رکنے کو کہا اگر ہم لوگ بیس منٹ تک نا آئے تو تم پولیس کے پاس چلے جانا۔ یہ کہتے ساتھ ہی وہ دونوں گاڑی سے نکل گئے۔

\-

عفاف نے اٹھ کر بھاگنے کی کوشش کی لیکن سر اور ہاتھ میں ہوتی تکلیف نے اتنی

اجازت ہی نا دی۔

نانانا۔۔۔ڈیر۔۔بھاگنے کا تو سوچنا بھی نہیں۔اب اس جرأت کی سزا تو ملے گی ہی تاکہ تمہیں سبق مل سکے۔

یہ کہتے ساتھ ہی ولید نے بڑی ہی بے دردی سے عفاف کا دایاں پاؤں اپنے بوٹ کے نیچے کچل ڈالا۔عفاف کی بڑھتی ہوئی چیخیں اسے سکون بخش رہیں تھیں۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارے اتنی جلدی ہمت ہار گئی میری چڑیا۔ہمم۔۔۔۔ولید شیطانی مسکراہٹ مسکرایا۔

سوئیٹ ہارٹ اتنی جلدی ہوش و خرد سے بیگانہ نہیں ہونا۔ابھی تو میں نے تم سے بہت ساری باتیں کرنی ہیں۔اٹھو۔۔۔۔۔۔عفاف کو بیہوش ہوتے دیکھ ولید دھاڑا۔

فارم ہاؤس کی دیوار پھلانگ کر دونوں برآمدے میں موجود پانچوں افراد پر ٹوٹ پڑے۔ہشام پہ تو اس وقت کوئی جنون سوار ہو چکا تھا۔دل میں وہ ابھی بھی اس دشمن جان کے لیے دعا گو تھا۔

ابھی وہ اس کو ٹھکانے لگا کر پلٹا ہی تھا جب اسے کسی کی دلخراش چیخ سنائی دی۔یہ فارم ہاؤس دو منزلہ عمارت پر مشتمل تھا اور آواز اوپر کی جانب سے آرہی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم انھیں دیکھو میں اوپر جا رہا ہوں۔ہشام شازل کو کہتا ہوا پلٹ گیا۔

ہشام کے جیسے جیسے قدم آگے بڑھ رہے تھے آوازیں کلئیر ہوتی جا رہیں تھیں۔

اوپر صرف تین کمرے تھے جن میں سے دو لاکڈ تھے۔اور تیسرے کمرے کے سامنے اس وقت وہ کھڑا تھا جہاں سے مسلسل دھاڑنے کی آوازیں آرہیں تھیں۔

دھاڑ کی آواز سے دروازہ کھلا اور وہ اندر داخل ہوا۔اندر کا منظر دیکھ کے تو اس کا خون ہی کھول اٹھا۔

عفاف خون میں لت پت اپنے ہوش و حواس سے بیگانہ زمین بوس تھی اور ولید جو ابھی اسے کوئی اور اذیت دینے کا سوچ رہا تھا۔دروازے سے نمودار ہوتے ہشام کو دیکھ چکا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارے واہ سوئیٹ ہارٹ دیکھو تو کون آیا ہے۔ہشام اسے کسی بھی بات کا موقع دیے بغیر اس پہ ٹوٹ پڑا۔نا جانے کتنے ہی پنچ اور لاتیں اس پر برسا کر اسے ادھ موا کر دیا لیکن ہشام ابھی بھی اسے مار رہا تھا۔ولید لغاری نے اپنی پوری کوشش کی لیکن ہشام افندی کے آگے نا ٹک پایا۔

ہشام عفاف۔۔شازل جو ابھی ابھی کمرے میں آیا تھا۔عفاف کی غیر ہوتی حالت کو دیکھ کے ہشام کا دھیان اس طرف کیا۔

\-----------------------

اس وقت اے۔سی مینشن کا ہر فرد ہوسپٹل کے کوریڈور میں موجود تھا۔

آج صحیح معنوں میں سب ہی ڈرے ہوئے تھے۔یہ ڈر کسی اپنے کو کھونے کا تھا۔یہ ڈر عفاف کو کھونے کا تھا۔

دو گھنٹے بعد ڈاکٹر شمشیر باہر نکلے۔

ہشام دوڑ کر ان تک پہنچا۔کیسی ہے وہ۔

ان کے ہاتھ میں فریکچر ہو گیا ہے۔پاؤں پہ بھی گہرا زخم آیا ہے۔ ہمیں فوراسرجری کرنی پڑے گی۔

عفاف کے سر پہ گہری چوٹ آنے کی وجہ سے ڈاکٹرز نے فوری طور پر سرجری کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔کیونکہ اسکے علاوہ عفاف کے بچنے کے چانسز کم ہی تھے۔

مسجد میں سجدے کی حالت میں زاروقطار روتے ہوئے کوئی اس وقت اپنی عزیزاز جان کی زندگی مانگ رہا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اپنے ہی بولے ہوئے الفاظوں کی بازگشت اسے پشیمانی کی اتھاہ گہرائیوں میں دھکیلے ہوئے تھی۔

یااللہ جانتا ہوں بہت گناہگار ہوں۔جانتا ہوں اس کا دل دکھایا ہے۔جانتا ہوں اس

بے قصور پہ تہمت لگائی میں نے۔جانتا ہوں اسکا اعتبار نہیں کیا۔سب مانتا ہوں۔ لیکن آپ تو اپنے بندے سے ستر ماؤں سے بھی بڑھ کر محبت کرتے ہیں نا۔وہ بہت معصوم ہے اللہ جی اسے صحت دیں میرے مالک۔

اپنی ہر غلطی کا ازالہ کرنے کو تیار ہوں۔ لیکن اسے کھونا نہیں چاہتا۔کسی چھوٹے بچے کی طرح روتا وہ ہشام پہلے سے بہت مختلف لگ رہا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہر زبان اس ذات سے عفاف کی زندگی مانگ رہی تھی۔جو کبھی بھی اپنے بندے کو خالی ہاتھ نہیں لوٹاتا۔ہم انسان تو بھول جاتے ہیں لیکن وہ ذات اپنے بندے کو کبھی نہیں بھولتی۔

اتنی شدت سے مانگی گئی دعائیں رنگ لے ہی آئیں۔

چار گھنٹوں کی انتھک محنت کے بعد آخر کار ڈاکٹر اپنی کوشش میں کامیاب ہو ہی گئے۔

اس خبر نے گویا سب کو زندگی کی نوید سنادی تھی۔سب کی انکھیں نم لیکن چہروں پہ مسکان تھی۔

عفاف کی سرجری کامیاب رہی تھی۔خون بہت زیادہ بہہ جانے کی وجہ سے ابھی تک ہوش نہیں آیا تھا۔

اسے ہوش میں آئے کافی وقت ہو چکا تھا۔سب مل کے جا چکے تھے۔کیونکہ ڈاکٹر نے کسی کو بھی رکنے کی پرمشن نہیں دی تھی۔ابھی بھی وہ چھت کو ہی گھور رہی تھی کہ ایک نرس ہاتھ میں خوبصورت بوکے لیے اس کے پاس آئی۔

یہ آپ کے لیے۔نرس نے ہونٹوں پر مسکراہٹ سجا کر کہا۔دل ہی دل میں اس خوبصورت لڑکی کی خوش قسمتی کو سراہا بھی۔

کس نے بھیجا ہے۔اپنے ٹھیک ہاتھ سے بو کے پہ ہاتھ پھیر کر پھولوں کو محسوس کیا۔

آپ کے ہسبنڈ نے۔

اس بات پہ عفاف کا ہاتھ تھما تھا۔نرس جا چکی تھی۔

عفاف نے بو کے میں موجود کارڈ نکالا۔کارڈ میں لکھے الفاظ کو پڑھ کے ایک لمحے کو وہ ساکت ہوئی۔

پھر پڑھا۔لبوں کو مسکان نے چھوا۔

عفاف کو اپنی ہی مسکان اجنبی لگی۔

بار بار پڑھا۔

.میرا عشق ہو...

- تیری ذات ہو-...

- پھر حُسن عشق کی بات ہو-...

- کبھی میں ملوں-...

- کبھی تو ملے-...

- کبھی ہم ملیں ملاقات ہو-...

- کبھی تو ہو چُپ-...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

- کبھی میں ہوں چُپ-...

- کبھی دونوں ہم چُپ چاپ ہوں-...

- کبھی گفتگو-..

- کبھی تذکرے-...

- کوئی ذکر ہو-...

- کوئی بات ہو-...

- کبھی ہجر ہو تو دن کو ہو-...

- کبھی وصل ہو تو وہ رات ہو-...

- کبھی میں تیرا کبھی تو میرا-...

- کبھی اک دوجے کے ہم رہیں-...

- کبھی ساتھ میں-....

- کبھی ساتھ تو-...

- کبھی اک دوجے کے ساتھ ہوں-...

- کبھی صعوبتیں-...

- کبھی رنجشیں-...

- کبھی دوریاں-...

- کبھی قربتیں-...

- کبھی الفتیں-....

- کبھی نفرتیں-...

- کبھی جیت ہو-...

- کبھی ہار ہو-...

- کبھی پھول ہو-...

- کبھی دھول ہو-...

- کبھی یاد ہو-...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

- کبھی بھول ہو۔...

- نانشیب ہوں۔...

- نا"اداس"ہوں۔....

- صرف تیرا عشق ہو۔......

- میری ذات ہو!!...............

عفاف ڈسچارج ہو کے آچکی تھی۔ہاتھ پر پلاسٹر چڑھا ہوا تھا۔جبکہ سر اور پاؤں پہ پٹی بندھی ہوئی تھی۔سب نے اسے ہتھیلی کا چھالا بنایا ہوا تھا۔اس کے لاکھ منع کرنے کے باوجود ہشام اسے اپنے کمرے میں لے آیا تھا۔اس وقت بھی وہ اپنے کمرے میں بیٹھی برے برے منہ بنا رہی تھی جب کسی نے نوک کیا۔

میں آجاؤں فاف۔رانیہ دروازے سے جھانک کے بولی۔

ارے آؤنا۔عفاف اسے یہاں دیکھ کے بہت خوش ہوئی تھی۔

میں بتا نہیں سکتی کے مجھے تمہیں دیکھ کر کتنی خوشی ہورہی ہے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پتاہے میں نااپنی فاف کو بہت مس کررہی تھی۔اسی لیے باباکے ساتھ میں آگئی۔رانیہ نے چہکتے ہوئے بتایا۔

پھر رانیہ کے ساتھ بہت سارا ٹائم سپینڈ کیا۔پھر رانیہ کے جانے کے بعد عفاف کے چہرے کے زاویے پھر سے بگڑنا شروع ہوگئے۔آج بہت وقت بعد سب کو پرانی عفاف نظر آرہی تھی۔

ولید کو ہشام نے بھرپور مرمت کے بعد پولیس کے حوالے کر دیا تھا۔

ولید کے باپ نے اپنا اثر و رسوخ استعمال کرنے کی کوشش کی لیکن ہشام کے ٹھوس ثبوت دینے کی وجہ سے ولید پر تگڑا قسم کا کیس بنا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عفاف نے کمرے میں کسی کو ناپا کر اٹھنے کی کوشش کی لیکن عین اسی وقت ہشام نے کمرے میں قدم رکھا۔

یہ کیا کر رہی ہو۔ہشام نے لہجے میں نرمی سمو کر کہا۔

پانی پینا تھا۔اور جگ بھی خالی تھا۔اسی لیے پانی لینے جا رہی تھی اب ظاہر سی بات ہے پانی خود تو نہیں آسکتا نا۔عفاف نے تڑخ کے کہا۔

ہشام کو عفاف کا اس طرح سے بولنا بہت پیارا لگا۔ عفاف بولنے لگ گئی تھی لیکن ابھی تک کسی نے بھی اسے پہلے کی طرح ہنستے اور کھلکھلاتے ہوئے نہیں دیکھا تھا۔

اچھا اچھا میں لا دیتا ہوں پانی۔ ہشام فوراً پانی لے آیا۔

میں پلا دیتا ہوں۔ عفاف کو بائیں ہاتھ سے گلاس پکڑتے دیکھ کر بولا۔

کچھ اور چاہیئے۔ ہشام نے پانی پلانے کے بعد پوچھا۔

ہاں مجھے نیچے جانا ہے۔ منہ بسورا گیا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لیکن تم ابھی چل نہیں سکتی۔ سمجھایا گیا۔

مجھے جانا ہے۔ نم انکھوں سے کہا۔اور ہشام ناچاہتے ہوئے بھی مان گیا۔

ایک بات پوچھوں۔ہشام جو ابھی عفاف کو سہارا دے کر لایا تھا۔کچھ سوچتے ہوئے بولا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہوں۔ گویا اجازت دی گئی۔

تمہیں بے اعتبار ٹھہرایا گیا۔ تمہیں تکلیف دی گئی لیکن تم نے ایک ہی پل میں سب کو معاف کر دیا۔ کیوں۔

میں نے کہیں پڑھا تھا کہ محبت میں انا نہیں ہوتی۔ پھر میں تو سب سے محبت کرتی ہوں اپنی انا کے چکر میں کیوں کسی کو دکھ دیتی۔ سب کی انکھوں میں مان تھا بھروسہ تھا۔ کیسے توڑ دیتی۔

اور ہشام کو عفاف اتنی پیاری لگ رہی تھی کہ بے اختیار اس کا دل چاہا کہ اسے سب سے چھپا لے۔

کیا معافی نہیں ملے گی۔ نم لہجے میں پوچھا گیا۔

کتنی دفعہ کہا ہے میرے سامنے مت آیا کرو۔ مجھے عفاف کی وہ اذیت یاد آجاتی ہے۔ جس کی ذمیدار صرف اور صرف تم ہو۔ رامین کی طرف انگلی اٹھا کے بازل دھاڑا۔

میں معافی مانگ تو چکی ہوں عفاف سے اور باقی سب سے بھی۔

مجھے کچھ نہیں سننا۔ہاتھ اٹھا کے کچھ بھی کہنے سے روکا گیا۔

اماں۔ ممانی۔فاریہ بھابھی۔ہادیہ بھابھی۔

ہشام جو عفاف کے سامنے والے صوفے پر بیٹھا ہوا تھا۔عفاف کے اس طرح سب کو چیخ کے بلانے پر حیران ہوا۔

ساری خواتین کسی جن کی طرح فوراً حاضر ہوئیں۔

کیا ہوا عفاف۔سب نے تقریباً ایک ہی سوال کیا۔سب ہی اس کے چلانے پر بوکھلا گئے

تھے۔

طبیعت تو ٹھیک ہے کہیں درد تو نہیں ہو رہا۔دادی نے بھی پوچھا۔

میں بور ہو رہی ہوں۔دنیا جہاں کی مسکینیت چہرے پہ سجا کے پوچھا گیا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تو۔

سب ہی چیخنے والے انداز میں بولیں۔

تو یہ کہ مجھے لڈو کھیلنا ہے ساتھ میں بریانی اور گول گپے بھی کھانے ہیں۔

ہاہاہا۔۔۔جس طرح عفاف چٹخارے لے لے کے ان ڈشز کے نام لے رہی تھی۔اس کو دیکھ کے سب ہی کھلکھلا اٹھے۔

کچھ ملے گا یا نہیں۔عفاف نے سب کو ہنستے ہوئے دیکھ کے پوچھا۔

نہیں۔یک لفظی جواب دیا گیا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیوں نہیں۔الیاس صاحب وارد ہوئے۔

کیونکہ ڈاکٹر نے منع کیا ہے۔عائشہ بیگم بولیں۔

ابو جان دیکھا۔دیکھا کیسا ظلم ہو رہا ہے آپ کی معصوم بیٹی پہ۔لائیں اپنا فون دیں ذرا۔

وہ کیوں بچے۔الیاس بولے۔

ابو جان کھانا آرڈر کرنے لگی ہوں۔گھر تو مجھ بیچاری کو مریضوں والا کھانا کھا کے مریض نہیں بننا۔ناک سکیڑا گیا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سب کی ہنسی ہی چھوٹ گئی۔دادی نے سب کی دائمی خوشیوں کی دعا کی۔

آج بہت عرصے بعد پھر سے محفل جمی تھی اے۔سی مینشن کے ہال میں۔پھر سے لڈو کھیلی گئی۔کھیلنے والے وہی چاروں تھے۔ماحول بھی پرانا تھا۔سوائے ایک چیز کے۔

اور وہ تھی کہ اس بار جیت عفاف کی بجائے شامو کے حصے میں آئی تھی۔

شااااامووووووو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔یہ چیٹنگ ہے۔

جیسے ہی عفاف کی گوٹی مری۔عفاف چیخ اٹھی۔اس وقت عفاف کی شکل دیکھنے والی تھی۔

ارے واہ جب خود ہاری تو کیسے مظلوم بن رہی ہو۔ہاں۔۔کوئی چیٹنگ نہیں کی میں نے۔

میں کھیلتی ہی نہیں ہوں۔ہاتھ مار کے ساری گوٹیاں گرا کے اعلان کیا گیا۔سب نے

اپنی مسکان دبائی۔

\-

ارے لڑکی کیا ہوا کیوں چل رہی ہو۔ اگر درد ہوا تو۔ بازل نے عفاف کو اپنے کمرے میں داخل ہوتے دیکھ کر کہا۔

کچھ نہیں ہوتا۔ بازل نے اسے بیڈ پہ بٹھایا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کافی دیر دونوں ہی خاموش رہے۔

کیوں کر رہے ہو اس کے ساتھ ایسا۔ عفاف کی آواز نے خاموشی کو توڑا۔

میں اس بارے میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتا۔ تم کوئی اور بات کرو۔

رشتے بہت نازک ہوتے ہیں باز۔ذرا سی تیز ہوا سے ہی یہ بکھرنے لگ جاتے ہیں۔

انھیں جتنا سنبھال کے رکھو گے۔یہ اتنے ہی مضبوط رہیں گے۔

جو ہو گیا اسے بھول جاؤ۔وہ ماضی تھا۔اپنے حال اور مستقبل کو خوبصورت بناؤ۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اب جاؤ بات کرو اس سے۔میری نند بیچاری کو ہلکان کیا ہوا ہے۔باذل کو بھی عفاف کو سننا اچھا لگ رہا تھا۔

ہوں۔جاتا ہوں۔

ابھی جاؤ۔ایک دھموکا جڑ کے باذل کو بھگا کے ہی دم لیا۔

عفاف باہر نکلو ابھی۔۔۔۔۔

صبح کے دس بجے احتشام بازل اور شازل تینوں عفاف کے کمرے کا دروازہ پیٹ رہے تھے۔

بیچاروں کے ساتھ ہوا بھی تو بہت برا تھا۔فاریہ نے شازل کے منہ پہ اپنے ہی خوبصورت ہاتھوں سے نقش و نگاری کی وہ بھی تب جب وہ بیچارا نیند کے مزے لوٹ رہا تھا۔اور یہی بھیانک مزاق بازل کے ساتھ رامین نے اور احتشام کے ساتھ ہادیہ نے کیا تھا۔

صبح اٹھ کے جب خود کو دیکھا تو بیچاروں کا ہارٹ فیل ہوتے ہوتے بچا۔مجرموں کی خبر لینے اور انکے موبائل سے وڈیو ڈلیٹ کرنے کے بعد ایک اور دل دہلا دینے والی خبر پتا چلی۔

کہ ان سب کی وڈیو اس وقت فیس بک کی زینت بنی ہوئی ہے۔اور یہ کھچڑی پکانے والا اور کوئی نہیں بلکہ عفاف تھی۔

عفاف باہر نکلو۔۔۔۔

پھر دروازہ پیٹا گیا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کمرے میں ہنسی سے لوٹ پوٹ ہوتے عفاف نے دوبارہ آنکھیں موند لیں۔

آج عفاف کی رخصتی تھی۔ہشام کے کہنے پر سب بڑوں نے یہ فیصلہ کیا تھا۔

عفاف کے مکمل صحت یاب ہونے کے بعد ہی ہشام نے یہ فیصلہ کیا تھا۔

ڈیپ ریڈ کلر پر گولڈن کلر کے لہنگے اور مناسب میک اپ میں بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔ رامین اور ہادیہ اسے ہشام کے کمرے میں چھوڑ کے جا چکی تھیں۔

تھوڑی دیر بعد جب اسے کمرے کے باہر قدموں کی چاپ سنائی دی تو سیدھی ہو کے بیٹھی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

السلام علیکم۔ ہشام نے کمرے میں داخل ہو کے کہا۔

وعلیکم السلام دھیمی آواز میں جواب دیا گیا۔

جانتا ہوں اس رشتے کی شروعات اتنی اچھی نہیں ہوئی۔ لیکن اب وعدہ کرتا ہوں کبھی تمہیں ہرٹ نہیں کروں گا۔

مجھے آپ سے صرف اعتبار چاہیے۔ عفاف نے سر اٹھا کر کہا۔

ہشام نے سر کو خم کیا۔

میری منہ دیکھائی۔ عفاف نے کہا۔

ہشام کے ذہن میں ایک پرانی یاد لہرائی۔ عفاف سمجھ گئی تھی کہ اس کے دماغ میں کیا چل رہا ہے۔

میں ماضی کی ہر تلخ یاد کو بھول جانا چاہتی ہوں۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہشام نے اثبات میں سر ہلا کے اپنی کبرڈ سے ایک کیس نکال کے عفاف کے سامنے کیا۔

عفاف نے کھول کے دیکھا تو وہ ڈائمنڈ کا سیٹ تھا۔

پسند آیا۔ پوچھا گیا۔

بہت۔ جواب دیا۔

اسی کے ساتھ دونوں کے ہی چہرے کھل اٹھے۔ دور چاند بھی ان دونوں کو ایک ساتھ دیکھ کر مسکرا اٹھا۔

بے اعتباری سے شک جنم لیتا ہے۔اور شک رشتوں کو دیمک کی طرح چاٹ جاتا ہے۔لہذا رشتوں کی قدر کریں۔ان پہ اعتبار کریں۔

****

❤️ ختم شدہ ❤️

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین